دنیا میں کتاب اللہ کے بعد سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب

فضائل اعمال پر
اعتراض
کیوں؟

ترجمان مسلک اہل سنت والجماعت
حضرت مولانا
ابو بلال
محمد اسماعیل محمدی
جھنگوی
وزیر آباد

ناشر
مکتبہ حسنین معاویہ
اردو بازار لاہور (پاکستان)

دنیا میں کتاب اللہ کے بعد سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب

فضائل اعمال پر اعتراض کیوں ؟

پاسبان مسلک اہل سنت والجماعت سلطان المناظرین وکیل احناف

حضرت مولانا
ابو بلال محمد اسماعیل محمدی جھنگوی
وزیر آباد

مرتب
قاری اللہ دتہ عثمانی

ملنے کا پتہ

جے ایم ایند ورثانبز ، مارتھر سٹریٹ ، 5 لوئر مال ، اردو بازار لاہور
042-7231566-7223817, 0333-4329566

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب:	فضائل اعمال پر اعتراض کیوں؟
افادات:	ابو بلال حضرت مولانا محمد اسماعیل محمدی جھنگوی
مرتب:	قاری اللہ دتہ عثمانی
پروف ریڈنگ:	مولانا مفتی عبدالمالک کبیر والا
ناشر:	مکتبہ حسنین معاویہ اردو بازار لاہور
صفحات:	64
تعداد:	1000
قیمت:	45 روپے

ملنے کا پتہ

مکتبہ سید احمد شہید الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور
مکتبہ الحسن حق سٹریٹ اردو بازار لاہور
مکتبہ حسنین معاویہ مارتھر سٹریٹ، 5 لوئر مال، اردو بازار لاہور
042-7231566-7223817

اربعین صلوٰتیہ

نماز کے متعلق چالیس احادیث

حضور اقدسؐ نے فرمایا جس نے میری امت کیلئے دین کی چالیس حدیثیں یاد کیں وہ عالم اٹھایا جائے گا اور میں قیامت کو اس کا شفیع و گواہ ہوں گا (الحدیث)

شیخ الحدیث
مولانا محمد یعقوب ربانی

ملنے کا پتہ

- ★ مکتبہ سید احمد شہید الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور
- ★ مکتبہ المحسن حق سٹریٹ اردو بازار لاہور
- ★ مکتبہ العاصم بالمقابل برانا گیٹ تبلیغی مرکز رائے ونڈ
- • مکتبہ خلیل یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
- ★ مکتبہ قاسمیہ قرآنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
- ★ مکتبہ ختم نبوت غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
- ★ مکتبہ نبویہ [illegible] آباد

صفحات: 32 — قیمت: 15 روپے

ناشر: جے ایم ایڈورٹائزر اردو بازار لاہور
042-7231566, 7223817 0333 & 0302 4329566

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کچھ کراماً کاتبین کی سنیئے

بحمد اللہ : یہ کتابچہ فضائل اعمال پر اعتراض کیوں؟ آپکے ہاتھوں میں بھی سجائی انجمن ہے۔ جس میں مختلف باغوں سے پھول اور پھل چن چن کر ڈالے گئے ہیں۔ اور اسے روشن کر کے آپ کو روشنی حاصل کرنے کا موقع فراہم کیا گیا ہے۔

دراصل بازار میں اس موضوع پر کوئی مستند کتاب نہ مل رہی تھی۔ اور نہ ہی کہیں جمع شدہ مواد تھا۔ کہ لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکتے۔ ساتھیوں کے اصرار اور اپنی محنت اور کاوش اور شوق کے نتیجے میں ایک کیسٹ مولانا محمد اسماعیل محمدی مدظلہ العالی کی ہاتھ لگی۔ جس کی نقل، ترتیب، تزئین، تجویب، میں کافی وقت صرف ہوا۔ بحمد اللہ، قرآنی آیات اور احادیث، عربی عبارات کو درست کرنے میں مفتی عبدالمالک مدظلہ کا تعاون حاصل رہا۔ اللہ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

اب آپ دشمن کے اعتراضات سامنے رکھ کر اس کتابچہ سے بھر پور فائدہ اٹھایئے۔ کیونکہ فضائل اعمال کا رواج ہر ایک مسلمان کا مذہبی فریضہ ہے۔ اپنا اور اپنے تمام مسلمان بھائیوں کے ایمان کو بچانے کے لئے اس کتابچہ کو گھر گھر پہنچایئے۔ اور ثواب کمایئے۔ کتاب ہذا کے عنوان سے متعلق مزید مواد موجود ہے۔ جو صرف وقت اور وسائل کی قلت کے پیش نظر آپ تک پہنچانے سے قاصر ہوں۔ انشاء اللہ جلد ہی دوسرا ایڈیشن اضافہ کے ساتھ شائع ہوگا۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو اپنے، بیگانے، یگانے سب کیلئے مفید بنائے۔ اور میرا آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔ اور ہماری خطاؤں سے درگزر فرما کر ہمارے لئے بخشش کا ذریعہ بنائے۔ (آمین ثم آمین)

آخر میں استاذ العلماء حضرت مولانا محمد نواز بلوچ صاحب مدظلہ العالی برادر مکرم حضرت مولانا محمد ریاض الحسن صاحب برادر عزیز محمد اشرف صاحب کا ممنون ہوں جنہوں نے میرے ساتھ تعاون کیا۔ جزاکم اللہ خیراً

فقط والسلام

ابوبکر قاری اللہ دتہ عثمانی 22 دسمبر 2005ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ المتوحد بجلال ذاتہ و کمال صفاتہ
المتقدس فی نعوت الجبروت عن شوائب النقص و سماتہ
والصلوٰۃ والسلام علی النبی المکرم المفخم
المعظم الحی فی قبرہ بحیاتہ
حیات نبینا اکمل و افضل وابین من حیات الشہداء
ومنکر حیات نبینا معتزلی ومماتی وخارجی
وخارج عن اہل سنت و جماعتہ

امابعد

فاعوذباللہ من الشیطن الرجیم
بسم اللہ الرحمن الرحیم
ان الصلوٰۃ تنہیٰ عن الفحشاء والمنکر (القرآن)
صدق اللہ العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم ونحن علی ذالک لمن الشاھدین والشاکرین والحمد للہ رب العالمین

درود پاک پڑھ لو

اللھم صلی علیٰ سیدنا و مولانا محمد وعلیٰ آل سیدنا ومولانا محمد وبارک وسلم وصل علیہ

تمہید :

محترم سامعین ، حاضرین ، بھائیو ، دوستو اور بزرگو ...... کافی عرصہ کے بعد ...... آپ کے شہر قلعہ دیدار سنگھ میں ...... دوبارہ ...... اللہ جل مجدہٗ نے حاضری کا موقع عطا فرمایا ہے ...... اور میں نے قاری حسین علی صاحب سے پہلے گزارش کی تھی ...... کہ آج کا بیان اور موضوع جو آپ نے مجھے دیا ہے ...... اس کے اندر تو کثرت سے علماء ہونے چاہئیں تھے ۔ بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو ہر ایک کی سمجھ میں آنے والی نہیں ہوتیں اور عقل اور فہم سے ماوراء ہوتیں ہیں ...... بہر حال علمی گفتگو بھی علمی بحث بھی ...... اور جتنی آسانی سے ہو سکا ...... سمجھانے کی کوشش کرونگا۔

فرمان خدا

دوستو ! اللہ جل مجدہٗ نے قرآن عزیز میں فرمایا ہے ۔

ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر (القرآن)

ترجمہ : کہ نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے ۔

لیکن تنھیٰ کا معنی روکنا ہے ...... تنھا کا معنی وہ جاہل والا نہیں ۔ جو اکیلا نماز پڑھ رہا تھا ...... اور کسی نے پوچھا یار تو اکیلا کھڑا ہے ...... ادھر جماعت ہو رہی ہے؟

اس نے کہا مجھے قرآن آتا ہے ...... تمہیں قرآن نہیں آتا

دیکھو قرآن میں آیا ہے ...... ان الصلوٰۃ تنھیٰ

نماز اکیلے پڑھنی چاہئے

یہ وہ جاہلوں والا تنھیٰ نہیں ہے ...... یہ عربی کا لفظ ہے ...... جس کا معنی ہے

کہ نماز روکتی ہے بے حیائی اور برائی سے۔

ہمارا مشاہدہ :

کون سی نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے؟

ہمارا مشاہدہ...... یہ ہے کہ ایک آدمی نماز بھی پڑھتا ہے بددیانتی بھی کرتا ہے۔

☆ نماز بھی پڑھتا ہے جھوٹ بھی بولتا ہے۔

☆ نماز بھی پڑھتا ہے دغا بھی کرتا ہے۔

☆ نماز بھی پڑھتا ہے لوگوں سے حسن معاملہ بھی اس کا اچھا نہیں ہے۔

☆ نماز بھی پڑھتا ہے اور دنیا کی جتنی برائیاں ہیں سب کے اندر وہ لگا ہوا ہے۔

اب قرآن کا فیصلہ یہ ہے کہ نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔ اور ہمارا مشاہدہ کچھ اس کے خلاف ہے ...... کہ ایک آدمی پانچ وقت کا نمازی بھی ہے اور برائی کو بھی نہیں چھوڑ رہا...... یہ دونوں چیزیں جمع کس طرح ہوگئیں۔

قرآن کا فیصلہ

قرآن کا فیصلہ کیا کہتا ہے...... ہمارے سامنے کیا ہے؟

یہ اسی طرح ہے ...... جس طرح وہ افغانستان پر جب امریکہ نے حملے کیے تو مجاہدین آگے پیچھے ہوگئے ...... تو بعض اچھے بھلے دین دار لوگ بھی یہ کہہ رہے تھے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نصرت اور مدد کے وعدے کہاں گئے جو قرآن میں کیے تھے؟

اور بعض لوگوں نے تو یہاں تک بھی کہہ دیا کہ نامعلوم اللہ ہے بھی یا نہیں ہے۔ یعنی معمولی سا امتحان دیکھ کر لوگوں کی زبان پر عجیب قسم کے جملے آگئے۔

اب ایک طرف قرآن ہے اور دوسری طرف ہماری آنکھوں کا مشاہدہ ہے

واضح مثال

اس کی میں ایک مثال دیتا ہوں ...... کہ ہمیں اگر پانی چاہیے ... پیاس لگی ہو تو قاری صاحب سے میں کہوں ...... کہ پانی لا کر دو ... مجھے پیاس لگی ہے ...... تو میری کلام یہ بتاری ہے ...... کہ اتنا پانی چاہئے جو پیاس کو بجھا سکے ۔

پہلی مرتبہ : یہ جاتے ہیں گندی نالی سے ایک گلاس پانی کا بھر کر لاتے ہیں، ..... مجھے کہتے ہیں پی لو ...... تو میں کہوں گا کہ نہیں ..... نہیں ..... یہ پانی گندہ ہے ...... یہ پانی مجھے نہیں چاہئے ۔ مجھے تو صاف ستھرا پانی چاہئے ۔

دوسری مرتبہ : یہ صاف ستھرے پانی کا ایک گلاس لے کر آتے ہیں مگر ہے کھولتا ہوا ..... گرم گرم پانی ...... میں کہوں گا یہ پانی ہے تو صاف ستھرا ...... لیکن یہ گرم ہے یہ میری پیاس بجھائے گا نہیں ..... یہ میرا گلا جلا دے گا ۔

تیسری مرتبہ : یہ جاتے ہیں اور پھر پانی لاتے ہیں ..... پانی صاف ستھرا بھی ہے ..... پاک صاف بھی ہے ...... پانی ٹھنڈا بھی ہے ...... لیکن ایک گھونٹ لاتے ہیں ...... اور مجھے طلب ہے زیادہ کی ...... ایک گلاس یا دو گلاس کی ...... تو تیسری مرتبہ میں کہوں گا ...... کہ یہ پانی بھی تھوڑا ہے ...... پانی اسی صفت والا ہونا چاہئے ..... لیکن اتنا ہونا چاہئے کہ جس سے میری پیاس بجھ سکے ۔

یہ پہلی دفعہ مجھ سے پوچھیں گے یہ پانی نہیں ہے؟

میں کہوں گا شکل وصورت کے اعتبار سے تو یہ پانی ہی ہے ..... لیکن جو مجھے

چاہئے وہ نہیں۔

دوسری مرتبہ گرم لائے ...... یہ کہتے ہیں یہ پانی نہیں ہے؟

میں کہوں گا دیکھنے میں تو پانی ہے ..... لیکن پیاس بجھانے والا نہیں ہے۔

تیسری مرتبہ پانی لائے ...... ٹھنڈا صاف شفاف ...... لیکن ایک گھونٹ یہ کہتے ہیں یہ پانی نہیں ہے؟

میں کہتا ہوں پانی تو ہے ...... لیکن جتنا مجھے چاہئے تھا اتنا وہ نہیں ہے .... تینوں مرتبہ پانی آیا ...... لیکن میں نے کہا یہ مجھے نہیں چاہئے ..... اور لاؤ۔

چوتھی مرتبہ : پانی لائے ٹھنڈا بھی ہے، صاف بھی ہے، شفاف بھی ہے، پاک بھی ہے ، اور اتنا ہے جتنا مجھے چاہئے تھا ...... میں نے پی لیا اور اللہ کا شکر ادا کیا ...... کہ پیاس بجھ گئی۔

بعینہٖ اسی طرح ہماری نمازیں ہیں ...... یہ تو مسئلہ اپنے مقام پر اٹل ہے کہ نماز بے حیائی سے روکتی ہے۔

لیکن جو ہم نماز پڑھ رہے ہیں ..... وہ نماز نہیں ہے جو اللہ پاک کو چاہئے تھی۔

ہماری ...... یہ وہ نماز نہیں ہے جو رسول اللہ ﷺ کو چاہئے تھی۔

ہم جب نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ تو کھڑے نماز میں ہیں اور خیال کہیں اور ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دور وہ آجائے گا ...... کہ پوری مسجد میں خشوع وخضوع سے نماز پڑھنے والا ایک بھی نہیں ہوگا ...... اب نماز کے اندر امام بھول جاتا ہے تو کتنے آدمی لقمہ دیں گے؟

کوئی بھی لقمہ دینے کیلئے تیار نہیں ہے .... کسی کو پتہ ہی نہیں ہے .... رکعت کونسی ہے .... کوئی لقمہ کیوں دے ...... وہ سب پیچھے اس امام کے ..... اللہ اکبر ... جب یہ سلام پھیرے گا ہم بھی پھیر لیں گے۔

چار دوکانوں کا حساب

علامہ خالد محمود صاحب دامت برکاتہم نے ایک لطیفہ لکھا ہے ...... فرماتے ہیں کہ ایک آدمی جماعت میں نماز ادا کر رہا ہے .... اور امام نے جب سلام پھیرا تو سب سے آخری صف سے ایک آدمی کھڑا ہو گیا ...... اور وہ کہنے لگا کہ مولوی صاحب تین رکعتیں ہوئی ہیں۔ مولوی صاحب نے کہا پہلی چار صفوں میں سے تو کوئی نہیں بولا ..... آپ آخر میں کھڑے ہیں ..... آپ کو کس طرح پتہ چلا ...... کہ میں نے تین رکعتیں پڑھائی ہیں چار نہیں پڑھائی؟

وہ کہتا ہے درحقیقت میری چار دوکانیں ہیں .... ہر رکعت میں ایک دکان کا حساب کرتا ہوں ..... تو تین دوکانوں کا حساب کر چکا ہوں ...... ایک کا ابھی باقی تھا کہ آپ نے سلام پھیر لیا ...... مجھے ایسے ہی لگتا ہے کہ آپ نے ایک رکعت چھوڑ دی ہے۔

تو بظاہر ہم نماز میں کھڑے ہیں۔ اور پتہ نہیں ہمارے خیالات کہاں کے کہاں چلے گئے ہیں ...... جو چیز گم ہوئی سارا دن نہیں یاد آتی.. وہ نماز میں یاد آجاتی ہے۔ اور جب ہم مسجد میں نماز میں کھڑے ہوتے ہیں ...... تو شیطان ہمارے سکون اور ہماری توجہ کو نکال کر کہیں اور پہنچا دیتا ہے ..... صاف کہوں گا۔

دو نمازیں

ایک نماز وہ ہے جو ہم پڑھتے ہیں ..... اللہ اکبر کہہ کر ناف کے نیچے ہاتھ

باندھے ..... اور اپنی نگاہوں کو وہاں رکھا جہاں سجدہ کرنا ہے .... اور نماز کے اندر ادھر اُدھر کوئی التفات نہیں ..... سر پر کپڑا اور ٹوپی یا رومال، پگڑی ہے .... شلوار یا چادر ٹخنوں کے اوپر ہے اور بڑے سکون سے کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے ہیں .... یہ ہے قوموا للہ قانتین

اور ایک نماز وہ ہے اکڑ کر کھڑے ہونا۔ اس کو تو موا للہ آکڑین کہہ لیں۔

تو یہ قانتین والی نماز ہے ..... اور وہ دوسری نماز ہے۔

تو ان دو نمازوں میں سے کونسی نماز ہے جو بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے؟

جنہوں نے یہ نماز شروع کی .... ایک نہیں ... دس نہیں .... بیس نہیں سینکڑوں نہیں ...... ہزاروں نہیں ..... لاکھوں انسان ایسے دکھا سکتا ہوں ..... کہ جنہوں نے یہ نماز شروع کی ہے ..... پہلے جس کے ہاتھ کے اندر مارنے کے لئے پسٹل ہوتا تھا اب اسی ہاتھ کے اندر اس نے تسبیح پکڑی ہوئی ہے۔

جن لوگوں کے پہلے ہاتھ میں دشمن کو مارنے کے لئے چھری ہوتی تھی ...... جب یہ نماز شروع کی ...... تو اسی ہاتھ کے اندر اس کا مسواک ہے ..... کہ یہ سنت ہے اسے پہلے ادا کرونگا اور پھر نماز ادا کرونگا۔

دوستو!

نمازیں دو قسم کی ہیں

ایک وہ نماز جو ہم شروع کرتے ہیں ..... میں کہتا ہوں لاکھوں انسان ایسے دکھا سکتا ہوں ..... جنہوں نے یہ نماز شروع کی ہے .....اور وہ بے حیائی اور برائی سے رک گئے ہیں۔

معلوم ہوتا ہے اللہ کو وہی نماز چاہئے جو بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے ..... اور

جب وہ نماز شروع کریں..... تو آتے ہی اپنے باپ کو کہتے ہیں ...... کہ تو مشرک
☆ماں کو کہتے ہیں کہ تو کافرہ ہے۔
☆ بہن بھائیوں سے لڑائی کریں۔
☆ مسجد کے مولوی صاحب سے آ کر لڑے کہ تیری نماز ہی نہیں ہوئی۔
☆ مقتدیوں کو کہے کہ تمہاری نماز نہیں ہوئی تم بے ایمان ہو۔
☆ جو سب کو...... ایسی نماز پڑھنے سے بے ایمان اور کافر بنتا جا رہا ہے سب سے لڑائی...... سب سے جھگڑا کرتا جا رہا ہے۔
☆ پہلے سر پر ٹوپی ہوتی تھی اس کو بھی اتار دیا ہے۔
☆ پہلے نفل پڑھتا تھا..... ان کو بھی چھوڑ دیا ہے۔
☆ پہلے ادب اور احترام سے کھڑا ہوتا تھا۔
☆ اب کسی اور نوعیت میں کھڑا ہوتا ہے..... تو یہ نماز نہ اللہ کو چاہئے ...... نہ بے حیائی اور برائی سے منع کرتی ہے۔

سب سے مشکل کام

نمازیں ہمارے سامنے دو ہیں: ایک نماز وہ ہے جس کی تبلیغی جماعت والے محنت کر رہے ہیں۔ کس طرح محنت کر رہے ہیں؟

اللہ گواہ ہے سب سے مشکل ترین کام مسلمانوں کو دعوت دینا ہے اور پھر اپنے محلے اور شہر میں ...... الحمد للہ میں نے چار ماہ جماعت کے ساتھ لگائے تھے ...... اور جب امیر صاحب نماز عصر کے بعد کہتے ہیں ...... آداب گشت بیان ہونے کے بعد کہ ہم ابھی گشت

پر جا رہے ہیں ..... اور میں متکلم بتاتا ہوں محمد اسماعیل محمدی کو ..... جب میرا نام لیتے مجھے پسینہ پہلے ہی آجاتا ...... کہ اب دوکانوں پر جانا ہے ..... دروازے کھٹکھٹانے ہیں چوکوں میں کھڑے لوگوں سے ملنا ہے ..... لوگ مصروف ہوں گے، ان کو اپنی طرف متوجہ کرنا ہے ان سے بات کرنی ہے لوگ آگے سے کیا کہیں گے ..... سب سے مشکل کام یہ ہے۔

اگر تبلیغی جماعت والے گھروں پہ ..... دوکانوں پہ ..... کارخانوں میں چوکوں پہ ..... یا ڈیروں اور بیٹھکوں پر کھڑے یا بیٹھے لوگوں کو دعوت دیتے ہیں ..... تو آگے سے لوگ فوراً یہ کہتے ہیں کہ تم تو فارغ لوگ ہو ..... ہم کوئی گھر سے فارغ ہیں ..... ایسی الٹی سیدھی باتیں سننی پڑتی ہیں۔

☆ ایک آدمی نے کہا کہ جاؤ ہندوستان کے اندر کافروں کو دعوت دو۔

☆ دوسرے نے کہا کہ کشمیر میں جا کر لڑو۔

☆ میں مسلمان ہوں۔

☆ میں نماز بھی پڑھتا ہوں۔

☆ میرا ختنہ بھی کیا ہوا ہے اور مجھ سے کیا لیتے ہو تم ...... کوئی، کوئی بات کرتا ہے تو کوئی، کوئی بات کرتا ہے ..... اور یہ کڑوی کسیلی اور یہ درشت باتیں لوگوں کی سن کر ..... پھر بھی ان کو حق بات کی دعوت دینا اور پیار سے ملنا ..... یہ صرف جماعت والے ہی ایسا کر سکتے ہیں۔

اللہ کی بات کو پہنچانا

اور ادھر یہ حق بات کر رہے ہوتے ہیں۔ ادھر لوگ گالیاں دے رہے ہوتے ہیں

پھر بھی یہ لوگ دعاؤں میں مگن ہیں کہ یا اللہ ان کے لئے ہدایت کے دروازے کھول دے ان کی ایک ایک گالی ایک ایک دھکے اور جھڑک کے ساتھ ......ان کے درجات کو اللہ تعالیٰ بلند فرما رہے ہوتے ہیں۔

پھر تو تبلیغ بے فائدہ

مجھ سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ قرآن میں اللہ رب العزت نے فرمایا

ء انذرتھم ام لم تنذرھم لا یو منون (القرآن)

مفہوم: اے میرے نبی ﷺ آپ ان کافروں کو ڈرائیں یا نہ ڈرائیں یہ ایمان نہیں لائیں گے۔

اتنا تو اللہ نے بتادیا ہے کہ یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے۔

تو کیا اللہ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اے میرے نبی ﷺ ان کو تبلیغ نہ کرو؟ نہیں فرمایا

کیا اپنے پیغمبر کو تبلیغ کرنے سے اللہ نے روکا ہے؟ نہیں روکا

یہ بتادیا کہ ایمان نہیں لائیں گے۔ آپکا کلمہ نہیں پڑھیں گے ..... شریعت نبوت آپ ﷺ کی نہیں مانیں گے ...... یہ توحید و رسالت کو نہیں مانیں گے اتنا بتادیا لیکن یہ نہیں فرمایا کہ اب ان کو تبلیغ نہ کرو۔

حالانکہ ان کو کوئی فائدہ ہی نہیں ہے تبلیغ کا

وہ مجھے کہنے لگا کہ تبلیغ سے کیوں نہیں روکا؟

میں نے کہا تبلیغ سے اس واسطے نہیں روکا ..... کہ جب مبلغ تبلیغ کرتا ہے تو مبلغ کو فائدہ ہوتا ہے ...... اگلا مانے یا نہ مانے ...... وہ چوٹ واپس اس مبلغ کے دل پر پڑتی ہے

ایک تو اس کے درجات بلند ہوتے چلے جاتے ہیں...... دوسرا اسے خود کو فائدہ ہوتا ہے۔
اس واسطے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ پاک نے تبلیغ سے منع نہیں فرمایا..... اور اتنا فرمادیا
کہ یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے..... اب یہ جماعت جس کو ہم تبلیغی جماعت کہتے ہیں یہ
تبلیغی جماعت والے گویا کہ ایک فرض کفایہ ادا کر رہے ہیں.... یہ امر بالمعروف اور
نھی عن المنکر ہر مسلمان کے ذمہ ہے۔

تم سے نچلے طبقہ کے متعلق سوال ہوگا؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

کلکم راع و کلکم مسئول عن راعیہ

تم میں سے ہر ایک سردار ہے۔ اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں
پوچھا جائے گا۔ باپ سے اولاد کے متعلق پوچھا جائے گا۔ کہ تم نے تربیت کس طرح کی اسی
طرح ہر محکمے کا جو بھی بڑا آدمی ہے...... اس کے زیر نگرانی..... اس کے زیر سایہ جتنے
لوگ ہیں ان کے متعلق پوچھا جائے گا کہ تو نے ان کی تربیت کیا کی۔

☆ استاد سے شاگردوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

☆ پیر سے مریدوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

☆ خاوند سے بیوی کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

یہ نہیں ہوگا کہ پیر کے جتنے چاہیں مرید ہو جائیں..... اور عقیدہ کسی ایک کا بھی
ٹھیک نہ ہو..... بس نذرانے آنے چاہئیں..... مریدوں کے اندر اضافہ ہونا چاہئے
مریدوں کی کثرت ہونی چاہئے۔

پیر ایسا ہونا چاہئے

اللہ رب العزت کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے ... پیر علاؤ الدین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ شیخو پورہ والے کی قبر پر ..... اللہ گواہ ہے جب ہم ان کے پاس جاتے حضرت ہمارے سر سے کپڑا اتار کر سر کے بالوں کو دیکھتے کہ ان کے سر کے بال صحیح سنت کے مطابق کٹے ہوئے ہیں کہ نہیں؟

☆ اور پھر مانگ دیکھتے کہ سیدھی نکلی ہوئی ہے یا ٹیڑھی نکلی ہوئی ہے؟

☆ ناف کے اوپر ہاتھ لگا کر دیکھتے کہ ازار بند ناف کے اوپر ہے یا نیچے ہے؟

☆ اگر کسی کا ازار بند ناف کے نیچے ہوتا تو فرمایا کرتے ناف کے اوپر باندھو ناف کے نیچے نہ باندھو، میرے سامنے کی بات ہے ایک آدمی کی چھوٹی داڑھی ہے، آ کر سلام کرتا ہے... حضرت پوچھتے ہیں کہ تم کس سے بیعت ہو؟

☆ وہ کہتا ہے جی میں آپ سے بیعت ہوں

☆ حضرت نے فرمایا! تو مجھ سے بیعت نہیں ہے تیری داڑھی پوری نہیں؟

☆ آگے سے وہ عرض کرتا ہے حضرت مجھے آپ سے بیعت ہوئے اٹھارہ دن ہو گئے ہیں جب سے میں نے اپنا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں دیا ہے..... میں نے نہ داڑھی کو استرا لگایا ہے نہ قینچی لگائی ہے .... اس وقت سے آج تک جتنی آئی ہے یہی سرمایہ ہے اور آئندہ داڑھی کو استرا اور قینچی لگانے کا ارادہ بھی نہیں ہے ..... حضرت نے فرمایا بس ٹھیک ہے اور دعا کی پیر تو وہ ہے جو اعمال درست کرتا ہو ..... اور عقیدہ ٹھیک کرتا ہو اور ہمارے بزرگ پیر علاؤ الدین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہمارے ناخن دیکھا کرتے تھے کہ

ناخن صحیح ہیں یا بڑھے ہوئے ہیں۔ان چھوٹی چھوٹی باتوں کو چھوٹا نہ سمجھو۔

حضرت سلمان فارسی ؓ کا فخریہ انداز

ایک یہودی نے بطور طنز کے پوچھا ...... بطور مذاق کے پوچھا یا رتمہارا نبی تمہیں پیشاب پھرانے کا طریقہ بھی بتلاتا ہے؟

ابوداؤد کے اندر حدیث ہے کہ حضرت سلمان فارسیؓ نے بڑے فخر سے اور بڑے ناز میں آ کر بتایا کہ ہاں ہاں ہمیں ہمارے نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیشاب پھرانے کا طریقہ بھی بتلایا اور فرمایا کہ تم جب پیشاب پھرانے کے لئے بیٹھو..... تو کعبے کی طرف نہ تمہارا منہ ہونا چاہیے ...... اور نہ تمہاری پشت ہونی چاہیے۔

☆ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا زمین نرم ہونی چاہیے۔
☆ نبی پاک ﷺ نے فرمایا سایہ دار درخت کے نیچے پیشاب نہ کرو۔
☆ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا بیٹھ کر پیشاب کرو کھڑے ہو کر نہ کرو۔
☆ تو جو چھوٹی چھوٹی باتیں بتائے اصلی پیر تو ہوتا ہی وہی ہے۔
☆ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو چھوٹی چھوٹی باتیں بھی بتائی ہیں۔

مولویوں کی بنائی ہوئی باتیں

اللہ رب العزت نے ایک جماعت ایسی بنائی ہے جس کو ہم تبلیغی جماعت کہتے ہیں۔جن لوگوں کا نماز پڑھنے کا ارادہ نہیں ہوتا ...... بھلا وہ لوگ ان کو کیا کہتے ہیں؟

وہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ سب مولویوں کی بنائی ہوئی باتیں ہیں۔

میں بھی وعظ ونصیحت کی غرض سے پورے ملک پاکستان میں پھرتا ہوں جن لوگوں

کا نماز پڑھنے کا ...... یا کسی نیکی کو کرنے کا ارادہ نہیں ہوتا تو آگے سے وہ یہی بات کہتے ہیں ...... کہ یہ مولویوں کی بنائی ہوئی باتیں ہیں۔

☆ اگر کسی کو کہا جائے کہ سر کے اوپر کپڑا یا ٹوپی رکھ کر نماز ادا کرو ...... فوراً یہ جواب ملتا ہے کہ یہ سب مولویوں کی بنائی ہوئی باتیں ہیں۔

☆ اگر کسی کو کہا جائے کہ نماز نہ پڑھو گے تو اتنی سزا ہوگی ...... آگے سے وہ لوگ بہت جلد جواب میں کہتے ہیں کہ یہ سب مولویوں کی بنائی ہوئی باتیں ہیں۔

☆ جس جس مسئلے کو ماننے کو طبیعت نہیں چاہتی ...... اس اس کے جواب میں آگے سے یہی کہہ دیا جاتا ہے کہ یہ مولویوں کی بنائی ہوئی باتیں ہیں۔

او اللہ کے بندو! یہ مولویوں کی بنائی ہوئی باتیں نہیں ہیں ..... آقائے نامدار جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کے فرامین ہیں ...... اور ہم وہی فرامین سناتے ہیں ...... اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کرتے ...... اب کچھ لوگ ایسے ہیں جو مسجد میں نہ آئیں تو ان کے پاس ایک بہانہ ہے بھلا وہ بہانہ کیا ہے؟

اس مسجد کا خطیب کچھ اور کہتا ہے ...... اس مسجد کا خطیب کچھ اور کہتا ہے ..... ہم کیا کریں ...... ہم کس کے پیچھے جائیں ہم گھر ہی اچھے ہیں۔

اگر قیامت کے دن اللہ نے پوچھ لیا کہ نماز پڑھی تھی کہ نہیں پڑھی تھی؟

میں نے یہی بہانہ اللہ کے دربار میں کر دیا تو چھٹکارا نہیں ہوگا۔

ڈاکٹروں کا آپس کا اختلاف

☆ دیکھ لینا ڈاکٹروں کا اگر مرض وعلاج کے بارے میں اختلاف ہو تو مریض یہ

نہیں کہتا کہ ...... ڈاکٹروں کا تو آپس میں اختلاف ہے ...... میں کسی سے بھی علاج نہیں کرواتا ...... میں کسی سے بھی دوائی نہیں لیتا ہوں۔

☆ وکلاء کا آپس کے اندر کسی کیس کے بارے میں اختلاف ہو تو ...... موکل یہ نہیں کہتا کہ میں کسی سے مشورہ ہی نہیں لیتا ہوں۔

روحانی علاج

بندہ جب جسمانی مریض ہوتا ہے تو کسی نہ کسی حکیم یا ڈاکٹر سے علاج کرواتا ہے بالکل اسی طرح روحانی مریض کو شفایاب ہونے کے لئے کسی روحانی معالج، پیر، بزرگ سے علاج کروالینا چاہیے ...... میں کہنا یہ چاہتا ہوں اگر آپ کو کسی مسئلے کی ضرورت پڑے تو کسی نہ کسی سے ضرور پوچھ لینا چاہیے ...... بہانہ نہیں بنانا چاہیے ..... اگر کوئی شخص بہانہ بنا کر گھر پر بیٹھ گیا ...... تو اس بات پر اللہ پاک مغفرت نہیں فرمائیں گے۔

تبلیغی جماعت والے الحمدللہ ثم الحمدللہ پوری دنیا کے اندر چل پھر رہے ہیں اور پوری دنیا کے اندر کام کر رہے ہیں اور یہ دعوت کا کام جتنا عام ہوتا جارہا ہے ...... اتنا ہی فضائل اعمال کی تعلیم اور پڑھائی کے اندر اضافہ ہوتا جارہا ہے ..... اور اس کتاب کو لکھنے والے حضرت مولانا محمد زکریا صاحبؒ ہیں۔

یاد رکھو! مولانا محمد زکریا صاحبؒ کوئی معمولی شخص نہیں ہیں موطا امام مالک کی شرح ..... اوجز المسالک ...... انھوں نے عربی زبان میں لکھی ہے بڑی بڑی چھ جلدوں میں ہے ...... اور یہ میرے پاس بھی ہے۔

سرکای افسران کی میٹنگ

☆ ایک دفعہ کاموکی میں افسران کی ایک میٹنگ ہوئی ...... تمام فرقوں کے علماء

کو انھوں نے بلایا ہوا تھا ...... مجھے بھی دعوت دی گئی۔

☆ سرکاری افسران میں سے ایک صاحب نے پوچھا ..... ایک سوال کیا کہ اوجز المسالک عربی مولانا محمد زکریا صاحبؒ کی کس کے پاس ہے؟

☆ تمام فرقوں کے علماء جو وہاں موجود تھے، سب خاموش رہے، آپ کے خادم (مولانا محمد اسماعیل محمدی) نے جواب دیا کہ میرے پاس ہے۔

☆ اس کے بعد اس کا دوسرا سوال یہ تھا کہ فیض الباری ...... علامہ انور شاہ کشمیریؒ کی کس کے پاس ہے؟

☆ میں نے کہا کہ الحمد للہ وہ میرے پاس ہے اور چار جلدوں میں ہے۔

☆ تیسرا سوال اس نے یہ کیا کہ مشکلات القرآن علامہ انور شاہ کشمیریؒ کی کس کے پاس ہے؟

☆ میں نے کہا جی وہ بھی میرے پاس ہے، اب وہ افسر مشکلات القرآن کی تعریف کر رہا ہے ...... کہتا ہے کہ میں بھی عربی اچھی جانتا ہوں ...... علامہ انور شاہ کشمیریؒ کی یہ کتاب بہت اچھی ہے ...... تو ایک مولوی صاحب نے اس کتاب کی تعریف سن کر کہا، میں اس مولوی کا نام نہیں لیتا۔ اگر مذکورہ کتاب اتنی اچھی ہے تو ڈپٹی صاحب آپ اس کا ایک ایک نسخہ لیکر ہم سب کو تقسیم فرمائیں۔

آپ ڈپٹی صاحب کا جواب بھی سنیں

ڈپٹی صاحب کہتے ہیں کہ میں وہ لیکر تقسیم تو کر دیتا ہوں۔ لیکن صرف آپ سے

اس کا ایک ایک صفحہ سنوں گا ...... کہ کس کو آتی ہے کس کو نہیں آتی ...... جس کو آتی ہوگی وہ کتاب کو لے جائے گا ...... اور جس کو نہیں آتی ہوگی وہ کتاب مجھے واپس کر جائے گا۔ اس کی عربی اتنی مشکل ہے کہ ہر ایک کے بس کی بات نہیں کہ وہ آسانی سے اس کو پڑھ سکے۔

کیا چلہ بدعت ہے؟

الحمد للہ میں نے کہا یہ کتاب بھی میرے پاس ہے ...... اور آپ جس صفحے پر انگلی رکھیں گے ...... میں انشاء اللہ آپ کو سناؤں گا۔

دفاع ☆ جن بزرگوں کا ہم نام لیتے ہیں ...... ان کی کتابیں بھی پڑھتے ہیں۔

☆ اور جن اکابر کا ہم نام لیتے ہیں ...... ان کا دفاع کرنا بھی جانتے ہیں۔

☆ فضائل اعمال کی تعلیم عام ہے ...... ہر مسجد کے اندر پڑھی جاتی ہے ...... ہر مکتب کے اندر پڑھی جاتی ہے اور جو شخص بھی جماعت کے ساتھ لگا ہے اس کے گھر بھی پڑھی جاتی ہے۔

☆ اب کچھ لوگوں کو تبلیغی جماعت کا کام اچھا نہیں لگا ...... کسی نے کہا چلہ لگانا بدعت ہے ...... کسی نے کچھ کہا ..... ابھی چند دن پہلے میں فیصل آباد میں ایک جلسہ میں خطاب کر رہا تھا ...... وہاں ایک شخص نے پرچی بھیجی اور اس پر لکھا تھا کہ چلہ لگانا بدعت ہے یا سنت حدیث سے اسکا جواب دیں؟

میں نے کہا بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں کہ جن کا حکم بھی منصوص ہے ...... یعنی کہ حکم بھی قرآن وحدیث میں موجود ہے ...... اور اس کے ادا کرنے کا طریقہ بھی قرآن و حدیث میں منصوص ہے، جس طرح اذان ہے۔

☆ اذان کا حکم بھی ہے طریقہ بھی ہے۔

☆ نماز پڑھنے کا حکم بھی ہے طریقہ بھی ہے۔

☆ جنازہ پڑھنے کا حکم بھی ہے طریقہ بھی ہے۔

دونوں چیزیں آگئیں ......

علاج کرانا سنت ہے

اور بعض چیزیں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ اللہ نے حکم تو فرمایا ہے ...... طریقہ نہیں بتایا..... اب علاج کرانا سنت ہے کہ نہیں ہے؟ (ہے)

☆ میں آپ میں سے کسی سے حدیث پوچھ لیتا ہوں ...... یہ عینک لگانا کس حدیث میں آئی ہے؟

میں بھی عینک لگاتا ہوں۔

☆ اگر میں آپ سے پوچھوں عینک لگانا قرآن کی کس آیت سے ثابت ہے؟

☆ عینک لگانے کی حدیث کہاں اور کس کتاب میں آئی ہے تو آپ کیا جواب دیں گے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بیماری کے علاج کا حکم دیا ہے... اور ہر زمانے کے اندر طریقہ علاج بدلتا رہتا ہے ...... کیونکہ حضور ﷺ نے طریقہ علاج نہیں بتایا۔

☆ قاری صاحب (حسین علی) کو خدانخواستہ کوئی تکلیف ہو جاتی ہے... اور حکیم کے پاس چلے جاتے ہیں۔ حکیم صاحب کہتے ہیں قاری صاحب آپ کا کوئی علاج

نہیں ہے ..... صرف یہی علاج ہے کہ روزانہ ایک سو بیٹھک اور دس ڈنڈ نکالا کریں اور ہفتے کے بعد دوبارہ مجھے چیک کرانا ...... انشاء اللہ آپ کی طبیعت ٹھیک ہوگی ..... آگے سے قاری صاحب حکیم صاحب کو کہتے ہیں ...... کہ پہلے مجھے یہ بیٹھکیں اور ڈنڈ حدیث سے دکھاؤ .... قرآن سے دکھاؤ ...... جلدی کرو ...... حکیم کہے گا اللہ کے بندے ..... طریقہ علاج تو قرآن و حدیث کے اندر کوئی نہیں ہے ..... علاج کرانے کا حکم تو ہے لیکن طریقہ علاج نہیں۔

☆ اب جو یہ مدارس کے اندر گھنٹیاں بجتی ہیں۔

☆ مدارس کے اندر جو پریڈ لگتے ہیں۔

☆ مدارس کے اندر باقاعدگی کے ساتھ جو نظام ہے۔

☆ یہ پریڈ اور یہ تقسیم اوقات کہیں حدیث میں آتے ہیں؟ ..... نہیں

☆ کیا قرآن سیکھنے کا طریقہ حدیث میں ہے؟ .... نہیں

☆ قاری صاحب آپ کی مسجد کے اندر حفظ کا شعبہ ہے؟ ..... ہے

☆ بچوں کو آپ کون سا قاعدہ پڑھاتے ہیں؟ ...... نورانی قاعدہ

آپ بتا سکتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ میں سے کسی ایک نے نورانی قاعدہ پڑھا ہو؟ .... نہیں

☆ قرآن کو سیکھنے کا حکم تو آیا ...... قرآن پڑھنے کا آرڈر تو آیا ...... لیکن اس کا طریقہ کیا ہونا چاہیے؟

☆ یہ قرآن و حدیث میں نہیں آیا ...... آپ بھی کہیں طریقہ نہیں آیا۔

قراء کرام کی ایجاد

اب طریقہ ایجاد کیا قراء کرام نے ...... کہ اگر اس طرح نورانی قاعدہ سے بچے کو

جوڑ سکھایا جائے تو بچہ جلدی قرآن پڑھنا سیکھ جائے گا...... اللہ کی قسم کسی صحابیؓ کو جوڑ نہیں آتے تھے۔

بدعت کی تعریف

نہ کسی صحابیؓ نے جوڑ کیے...... نہ کسی تابعی نے جوڑ کیے...... جوڑ تھے ہی نہیں
اب جوڑ کرنا اور نورانی قاعدہ کا پڑھنا اور پڑھانا بدعت ہوگا؟...... نہیں ہوگا۔

بدعت کی تعریف آتی ہے نہیں...... علم کی کمی ہے...... اور کہہ رہے ہیں کہ تبلیغی جماعت کا چلہ بدعت ہے..... استغفر اللہ..... سب کہو استغفر اللہ

☆ اگر چلہ بدعت ہے تو مدارس کا نظام بھی بدعت ہے۔

☆ اگر تبلیغی جماعت کا چلہ بدعت ہے تو...... یہ مسجد کے اندر گھڑی لگانا بھی بدعت ہوگی۔

☆ پنکھے لگانا بھی بدعت ہے۔

☆ ٹیوبیں لگانا بھی بدعت ہوں گی۔

☆ نبی پاک ﷺ کی مسجد کی چھت کھجور کے تنوں کے ساتھ بنی ہوئی تھی ......اب یہ لنٹر وغیرہ ڈالنا بھی سب کچھ بدعت ہوگا۔

☆ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مسجد کے اندر کنکریاں بچھی ہوئی تھیں ...... اب یہ کارپٹ اور قالین بچھانا بھی بدعت ہوگی۔

او اللہ کے بندو!

ایک احداث فی الدین ہے...... اور ایک احداث للدین ہے

احداث للدین تو حلال ہے..... لیکن احداث فی الدین حرام ہے۔

کیا نسخه کے اندر میں نیے اضافه کیا هے

قاری صاحب حکیم ہیں میں ان سے ایک نسخہ مانگتا ہوں ..... یہ پانچ چیزیں مجھے دیتے ہیں کہ فلاں ،فلاں ،فلاں ،فلاں ،فلاں ..... ان تمام چیزوں کو کوٹ کر ان کا سفوف بنا کر کھالو ..... میں ان چیزوں کو ..... کونڈے کے اندر نہیں کوٹتا، بلکہ گرینڈر مشین کے اندر پیس لیتا ہوں ..... پہلے گرینڈر مشین نہیں تھی اب آ گئی ہے تو پھر یہ بدعت ہوگی نسخے کا پیسنا آسان کرنے کے لیے میں نے تو گرینڈر مشین کو استعال کیا ہے کونڈے کو استعال نہیں کیا ..... نسخے میں جو پانچ چیزیں تھیں ان میں چھٹی چیز میں نے نہیں ملائی ... اگر میں کوئی چھٹی چیز ملا دیتا تو حکیم صاحب کے نسخے کے خلاف کیا حرام کیا اگر اس نسخے کو آسان طریقہ سے پیس لیا .....بنالیا ..... تو یہ کوئی حرام نہیں ہے

کیا وضو کے فرائض میں اضافه هوا

نبی پاک علیہ الصلوۃ والسلام کے دور کے اندر لوگ ٹونٹیوں پر وضو نہیں کرتے تھے

☆ اچھا آپ ایک بات بتائیں وضو کے اندر کتنے فرض ہیں؟ ..... چار

☆ حضور ﷺ کے دور میں کتنے تھے؟..... چار

☆ قیامت تک کتنے رہیں گے؟ ..... چار

☆ اب ٹونٹیاں، کاک ،لگانے سے وضو کے فرائض میں کوئی اضافہ ہو گیا ہے؟

نہیں ہوا

فرض وہی چار رہے، انہی چار فرائض کو ادا کرنے کے لئے ایک سہولت پیدا کر دی

گئی ...... اب ایک آسانی پیدا کر دی گئی تو یہ چلہ اور چار مہینے ...... بزرگوں نے ایک ترتیب رکھی ہے کہ اس کے ذریعے سے انسان ...... ان چیزوں کو جلدی سیکھ لیتا ہے جو وہ سیکھنا چاہتے ہیں۔

بے شمار اعتراض

یار لوگوں نے فضائل اعمال کتاب پر اعتراضات کی بوچھاڑ کر دی ...... جس مسجد میں جماعت والے جاتے ہیں آگے ایک کھڑا ہو جاتا ہے۔ یہ جو آپ کتاب پڑھتے ہیں.... نام تو لیتے ہیں کہ اللہ کی طرف آؤ اور آ کر اپنے بزرگوں کے قصے کہانیاں پڑھتے ہو؟

اچھا آپ یہ بتائیں اس کتاب کے اندر (فضائل اعمال) حدیثیں ہیں یا نہیں؟ ہیں

☆ صحابہؓ کے واقعات ہیں یا نہیں؟ ..... ہیں۔

☆ قرآن کی آیات ہیں یا نہیں؟ .... ہیں۔

☆ قرآن کی آیات بھی ہیں۔

☆ احادیث بھی ہیں۔

☆ صحابہؓ کے واقعات بھی ہیں۔

☆ اور بزرگوں کے واقعات بھی ہیں۔

بخاری شریف کے اندر ...... قرآن کی آیات بھی ہیں۔

نبی ﷺ کی احادیث بھی ہیں۔

صحابہؓ کے واقعات بھی ہیں۔

صحابہؓ کے بعد ..... اس کے اندر بزرگوں کے واقعات بھی ہیں۔

کیا پھر بخاری کو چھوڑ دیا گیا ہے؟ ...... نہیں

اگر بخاری کو نہیں چھوڑا ...... تو فضائل اعمال کو بھی چھوڑنے کی گنجائش اور اجازت نہیں ہے۔

فضائل اعمال کے خلاف تین کتابیں

میری نظر سے فضائل اعمال کے خلاف لکھی جانے والی تین کتابیں گزری ہیں۔

پھلی ..... انڈیا سے ایک کتاب تابش مہدی نے لکھی۔

دوسری ..... گوجرانوالہ سے خواجہ قاسم غیر مقلد نے لکھی۔

تیسری ..... اور یہ تیسری ابھی چھپ کے آئی ہے ...... اس پر مصنف کا نام ہی نہیں ہے ..... اور یہ کتاب میرے پاس (محمد اسماعیل محمدی) موجود ہے۔

فضائل اعمال پر انڈیا میں بیٹھ کر تابش مہدی نے جو اعتراضات کیے آج کی اس نشست کے اندر ...... میں ان کے جوابات عرض کرتا ہوں ...... پہلا اعتراض یہ ہے کہ اس کتاب کے اندر ضعیف حدیثیں ہیں اور کچھ آدھے پڑھے ہوئے خطیب بھی کہہ دیتے ہیں۔ ہمارے اپنے بھی ...... ہاں، ہاں یار ..... مولانا زکریا صاحبؒ کو یہ باتیں فضائل اعمال کے اندر نہیں لکھنی چاہیے تھیں؟

تو میں ان کو کہا کرتا ہوں اگر تم کو سمجھ نہیں آتی تو ہم سے سمجھ لو ...... مولانا محمد زکریا صاحبؒ نے اس کتاب کے اندر جو کچھ لکھا ہے الحمد للہ ٹھیک لکھا ہے۔

ضعیف اور موضوع حدیث کی تعریف

پہلا سوال یہ ہے کہ اس کے اندر ضعیف حدیثیں ہیں اصول حدیث کا قاعدہ ہے

ایک حدیث ہوتی ہے موضوع اور ایک ہوتی ہے حدیث ضعیف .... موضوع کا معنی من گھڑت ... من گھڑت اس کو کہتے ہیں جو اپنے پاس سے بنا کر نبی پاک ﷺ کے ذمہ لگادی جائے۔

☆ مثال کے طور پر اگر کوئی شخص یہ کہے کہ حضور ﷺ صبح کے ناشتے کے اندر دو کیک اور ایک پیالی چائے کی پیا کرتے تھے .... یہ من گھڑت بات ہوگی ..... اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذمہ لگادی گئی۔

☆ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب بخار ہوتا تو ...... آقا علیہ السلام ایک انجکشن لگوالیا کرتے تھے .... یہ ایک ایسی بات بنائی ہے جو خود بنائی ہے ...... اور نبی پاک علیہ السلام کے ذمہ لگادی .... جس کا حقیقت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

نبی پاک علیہ السلام نے فرمایا!

من كذب على متعمداً فليتبوأ مقعده من النار (الحدیث)

ترجمہ: جو آدمی جان بوجھ کر میرے اوپر کوئی جھوٹ گھڑ گھڑ کر لگا دیتا ہے وہ جہنم کے لئے اپنے آپ کو تیار رکھے۔

تو ایک حدیث ہے موضوع یعنی من گھڑت ...... من گھڑت حدیث تو کسی میدان میں بھی نہیں چلتی اور نہ ہی اس کی کوئی گنجائش ہے ..... اور وہ پیغمبر پر بہتان عظیم ہے۔

دوسری حدیث ضعیف ہے۔ اور ضعیف حدیث جو ہے ..... وہ مسائل میں نہیں چلتی ..... فضائل میں چلتی ہے ...... اور اس کتاب کا نام ہے فضائل اعمال ..... اس کتاب کے اندر اگر کوئی ضعیف حدیث آبھی گئی ہے تو وہ محدثین کے قاعدے کی رو سے

محدثین کے اصول کے مطابق ...... اس حدیث پر اعتراض نہیں ہونا چاہیے تھا کیونکہ کتاب کا نام ہی ہم نے فضائل اعمال رکھا ہے...... فضائل کے اندر وہ حدیث قابل قبول ہوا کرتی ہے اور اگر قابل قبول نہیں ہے تو میں چند کتابوں کے حوالے پیش کرتا ہوں فیصلہ خود کر لینا۔

☆ تدریب الراوی کے اندر آ رہا ہے جو محدثین کی معتبر کتاب ہے کہ فضائل کے اندر ضعیف حدیث چل جاتی ہے۔

☆ دوسرا فتاوی علماء حدیث غیر مقلدین کی کتاب ہے اسکی ج 3 ص 218 کے اوپر آ رہا ہے .... کہتے ہیں ...... کہ اسکا جواز اور استحباب ضعیف حدیث سے ثابت ہو جاتا ہے۔ ہم گردن کا مسح کرتے ہیں ...... ہاں جی
بعض لوگ کہتے ہیں یہ حدیث ضعیف ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ ہم نے بھی تو استحباب ہی ثابت کیا ہے.... ہم نے کب کہا ہے کہ گردن کا مسح فرض ہے۔

☆ کبھی ہم نے کہا ہے کہ گردن کا مسح فرض ہے؟ ...... نہیں

☆ نہ ہی ہم نے کہا ہے کہ گردن کا مسح سنت مؤکدہ ہے۔

☆ بلکہ ہم کہتے ہیں گردن کا مسح مستحب ہے ...... اور ضعیف حدیث بھی ہو اس سے اسکا جواز اور استحباب ثابت ہو جاتا ہے۔

☆ فتاوی علماء حدیث ج 3 ص 218

☆ فتاوی نذیریہ ج 1 ص 264

☆ فتاوی ستاریہ ج 4 ص 38

فتاویٰ علماء حدیث ج 1 ص 278

ان فتاویٰ جات کے اندر یہی بات آرہی ہے کہ فضائل کیلئے ضعیف حدیث کی گنجائش ہے ......اور مولانا محمد زکریا صاحب ؒ کی کتاب کا نام بھی فضائل اعمال ہے ... اور بلوغ المرام ایک حدیث کی کتاب ہے ..... علامہ ابن حجر عسقلانی ؒ نے لکھی ہے ..... اور یہ لوگ اس کو پڑھا کرتے ہیں .... اس کے اندر جن حدیثوں کو علامہ ابن حجر عسقلانی ؒ نے ضعیف لکھا ہے ان کی تعداد 87 ہے .. اس کتاب کو پڑھنے سے کوئی منع نہیں کرتا .. بلکہ کہتے ہیں کہ یہ کتاب ٹھیک ہے ..... حالانکہ اس کے اندر 87 حدیثیں ضعیف ہیں .... اور یہ ہے بھی مسائل کی کتاب فضائل کی نہیں ہے .... مسائل کے اندر تو ویسے ہی ضعیف حدیث قابل قبول نہیں ہوتی .... اور ادھر فضائل اعمال پر اعتراض ہو رہا ہے۔

آگے صحاح ستہ کو دیکھیے

البانی غیر مقلد نے بخاری اور مسلم کے علاوہ ہر کتاب کے دو حصے کر دیے

ابوداؤد کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ..... ضعیف ابوداؤد ..... صحیح ابوداؤد

ضعیف ترمذی صحیح ترمذی

ضعیف ابن ماجہ صحیح ابن ماجہ

اس طرح ہر کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

صحاح ستہ جو چھ کتابیں ہیں ..... بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ اور نسائی ان میں سے تین ہزار تین سو چون 3354 حدیثوں کو ضعیف کہا ہے۔

اگر فضائل اعمال ضعیف حدیثوں کی وجہ سے مردود ہے تو سب سے پہلے ابوداؤد کو

چھوڑنا پڑے گا۔

کیوں چھوڑنا پڑے گا؟

اس واسطے اسکو چھوڑنا پڑے گا کہ اسکے اندر 1127 حدیثوں کو ضعیف کہا ہے۔

فضائل اعمال پر اعتراض کیسے ہو سکتا ہے

میں اپنی طرف سے بات نہیں کر رہا بلکہ غیر مقلد نے لکھا ہے۔ کہ ابوداؤد کے اندر 1127 یا 1128 حدیثیں ضعیف ہیں ..... اور لکھتا ہے۔

☆ ترمذی کے اندر ......832...... حدیثیں ضعیف

☆ نسائی کے اندر ....427....... حدیثیں ضعیف

☆ ابن ماجہ کے اندر..... 927.... حدیثیں ضعیف

☆ اب اگر فضائل اعمال پر اعتراض ہوگا ..... تو ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ اور نسائی پر بھی اعتراض ہوگا۔

☆ اگر اتنی حدیثیں ان کے اندر ضعیف ہیں.... اور ان پر اعتراض نہیں ہو سکتا تو فضائل اعمال پر اعتراض کیسے ہو سکتا ہے۔

☆ ان کے نام تو سنن ابوداؤد ہے

☆ سنن ترمذی ہے

☆ سنن ابن ماجہ ہے

☆ سنن نسائی ہے

☆ ان کا نام تو سنن ہے ..... اور اس کا نام فضائل اعمال ہے۔

صادق سیالکوٹی

ایک اور کتاب جس کا نام صلوٰۃ الرسول ہے ...... اور یہ صادق سیالکوٹی کی ہے ...... یہ صلوٰۃ الرسول ہر آدمی کو دیتے ہیں اپنے مسلک پر لگانے کے لیے ..... کہ یہ ہماری کتاب پڑھو ...... اس کے اندر بڑے دلائل ہیں اسی کتاب کے خلاف لاہور سے ایک کتاب لکھی گئی ہے ...... اور ان کے اپنوں نے ہی لکھی ہے ..... کہتے ہیں صلوٰۃ الرسول کے اندر سو حدیث ضعیف ہے ..... عبدالرؤف نے 84 حدیثوں کو ضعیف کہا ہے مبشر ربانی

☆ اور زبیر علیزئی ان دونوں نے مل کر ایک کتاب لکھی ہے

☆ کہتے ہیں صلوٰۃ الرسول میں 100 حدیثیں ضعیف ہیں۔

☆ اور وہ مسائل کی کتاب ہے فضائل کی کتاب نہیں ہے۔

☆ صلوٰۃ الرسول یعنی نبی پاک علیہ السلام کی نماز

☆ اگر نماز اور مسائل کی کتاب میں 100 حدیث قابل برداشت ہے ..... تو اگر فضائل اعمال کے اندر کوئی ضعیف حدیث آجاتی ہے تو بطریق اولی قابل برداشت ہے۔

ہم دفاع کرنا جانتے ہیں

☆ جس طرح پہلے میں نے عرض کیا تھا کہ جن بزرگوں کا ہم نام لیتے ہیں انکا دفاع کرنا بھی جانتے ہیں۔

☆ اسی صلوٰۃ الرسول کے اندر لکھا ہے کہ کانوں کے اندر انگلیاں ڈال کر اذان کہنے والی حدیث ضعیف ہے ..... لیکن کانوں میں انگلیاں ڈال کر اذان کہی جاتی ہے کہ نہیں کہی جاتی؟ ...... کہی جاتی ہے۔

حدیث کو ضعیف بھی کہہ رہے ہیں ...... ساتھ ساتھ اس پر عمل بھی ہو رہا ہے۔

☆ اور یہ بات بھی اس کتاب کے اندر لکھی ہوئی ہے کہ جو شخص فرض نماز کے بعد ایت الکرسی پڑھتا ہے ...... اسکے اور جنت کے درمیان صرف موت رکاوٹ ہے، جونہی موت آئے گی ..... فوراً جنت میں داخل کر دیا جائے گا ..... اور انھوں نے لکھا ہے کہ ضعیف ہے صادق سیالکوٹی لکھتا ہے صحیح ہے ..... اور بعد والے لکھتے ہیں ضعیف ہے

☆ اور آپ جو رکوع میں تسبیح سبحان ربی العظیم پڑھتے ہیں۔ انھوں نے لکھا ہے کہ یہ ضعیف ہے۔

☆ نکسیر یعنی ناک سے جو خون آتا ہے اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور حدیث ہے ...... صادق سیالکوٹی لکھتا ہے یہ حدیث صحیح ہے ...... اور دوسرا جو انہی میں سے اٹھا اس نے کہا ضعیف ہے۔

☆ اور حدیث پاک میں آتا ہے ...... تحت کل شعرة جنابة

ہر بال کے نیچے جنابت ہوتی ہے۔

☆ جب تک ہر بال کو نہ دھویا جائے ..... اس وقت تک انسان کی جنابت

☆ اور نجاست پاک نہیں ہوتی .... کہتے ہیں یہ ضعیف ہے۔

☆ جرابوں پر مسح کرنے والی حدیث کو ضعیف بھی لکھا ہے .... اور اس پر عمل بھی کرتے ہیں۔

☆ صلوٰۃ التسبیح پڑھنے والی حدیث کو بھی ضعیف لکھا ہے۔

مسواک کا حکم

☆ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت جبرائیل امین نے آکر مسواک کا حکم

کیا تھا کہ آپ مسواک کریں ..... انھوں نے کہا یہ بھی ضعیف ہے ..... میں نے چند ایک حدیثیں آپ کے سامنے پیش کر دی ہیں ..... جن کو صلوٰۃ الرسول کے اندر لکھ کر ضعیف کہا ہے ..... اور ضعیف کہہ کر ان پر عمل ہو رہا ہے۔

صحیح حدیث کہاں ہے ؟

ایک اور بات آپ کو بتاتا جاؤں.. فیض عالم صدیقی جہلم کا تھا مر گیا ہے اس نے اپنی کتاب صد اعزہ کائنات کے اندر لکھا ہے کہ بخاری کے اندر موضوع حدیثیں بھی ہیں۔

موضوع کسے کہتے ہیں؟

اپنے پاس سے بنائی ہوئی ..... یعنی جن باتوں کا نبوت سے کوئی تعلق نہیں ان کو موضوع کہتے ہیں۔

نوٹ!

اگر بخاری کے اندر من گھڑت حدیثیں ہیں تو پھر صحیح حدیثیں کہاں ہیں ادھر کہتے ہیں کتاب اللہ ..... اللہ کے قرآن کے بعد اگر صحیح کسی کتاب کا رتبہ ہے تو وہ بخاری شریف کا ہے ..... اور ادھر کہتے ہیں کہ اس کے اندر من گھڑت حدیثیں ہیں ..... یہ خود جناب عالی (فیض عالم صدیقی) لکھ رہے ہیں اور صفحہ 13 کے اوپر لکھتے ہیں کہ جن لوگوں نے بخاری کو صحیح کہا ہے ..... ان لوگوں پر ماتم کرنے کو جی چاہتا ہے ..... اور اسی کتاب کے اندر ایک اور مقام پر لکھتے ہیں کہ ابن شہاب زہریؒ جن کی 124ھ کے اندر وفات ہوئی ہے ..... اور یہ علامہ ابن شہاب زہریؒ صرف بخاری شریف کے اندر ساڑھے سات سو حدیثوں کے راوی ہیں ..... ان کے بارے میں فیض عالم صدیقی کہتا ہے کہ وہ

یہودیوں کا ایجنٹ تھا ...... اور منافقین کا ایجنٹ تھا ..... اگر یہودیوں اور منافقوں کا ایجنٹ تھا تو ساڑھے سات سو حدیثیں تو بخاری سے نکل گئیں۔

چلو ان ساڑھے سات سو حدیثوں کو نکال لو

اور تیرہ سو احادیث کی سند نہیں ہے ..... وہ بھی نکال لو ..... ان کو اگر جمع کریں تو کل ہو جائیں گی دو ہزار پچاس2050 ....1600 سو ایسی حدیثیں ہیں ..... جو اقوال صحابہؓ اور اقوال تابعین ہیں۔ تو اس طرح ان کی تعداد چھتیس سو پچاس ہو گی اور کل احادیث بخاری میں چار ہزار ہیں4000

بتاؤ بخاری میں باقی کیا بچا؟ (ساڑھے تین صد احادیث) کیا باقی صرف ساڑھے تین صد احادیث بخاری میں صحیح ہیں ..... تو یہ باتیں فیض عالم صدیقی نے لکھی ہیں

دلچسپ لطیفہ

ایک دلچسپ لطیفہ مثال کے طور پر آپ کو سناتا ہوں ..... ایک دنجاری جا رہی تھی اور اس کے سر پر چوڑیوں سے بھرا ہوا ٹوکرا تھا ..... راستے میں اسے ایک پولیس والا مل گیا ..... اس پولیس والے نے زور سے اس ٹوکرے کے اوپر ...... رکھی چوڑیوں پر ڈنڈا مار کر ..... پوچھا کہ اے بی بی یہ کیا ہے؟

آگے سے اس ونجاری عورت نے جواب دیا ..... ایک ضرب اور لگاؤ تو اس میں کچھ بھی نہیں ہے ..... بالکل ایسے ہی ایک اور غیر مقلد پیدا ہونے کی دیر ہے ..... پھر بخاری میں ساڑھے تین صد احادیث بھی نہیں بچیں گی۔

دوسرا اعتراض اور اسکی وضاحت

دوسرے اعتراض سے پہلے ایک ضروری وضاحت ...... مولانا محمد زکریاؒ نے

فضائل قرآن کے اندر ...... قرآن پاک کی ایک آیت کا ترجمہ کیا ہے کہ

ولقد یسرنا القرآن للذکر فھل من مدکر (القرآن)

ترجمہ: ہم نے قرآن کو حفظ کے لئے آسان کر دیا۔

میرے پاس بھی ایک آیا...... اور اس نے کہا یہاں تو لفظ ذکر ہے میں نے اسے کہا کہ ذکر کے دو معنی ہوتے ہیں۔

ذکر کا ایک معنی یاد ہے ...... اور ذکر کا دوسرا معنی نصیحت ہے۔

ذکر کا معنی یاد بھی ہے ...... جیسے ابھی ابھی فلاں مولانا صاحب کا ذکر ہو رہا تھا

قاری صاحب .... ہم ابھی ابھی آپ کا ذکر کر رہے تھے ..... اس کا کیا معنی ہے ..... یعنی کہ آپ کو یاد کر رہے تھے

فلاں آدمی اللہ کا بہت ذکر کرتا ہے ...... یعنی اللہ کو بہت یاد کرتا ہے

آپ کو پتہ چل گیا ہے کہ ذکر کا کیا معنی ہے؟ ..... (جی ہاں)

ذکر کا معنی یہ ہے

فاذکرونی اذکرکم (القرآن)

ترجمہ: تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں

اذکروا اللہ ذکراً کثیراً (القرآن)

ترجمہ: اللہ کا بہت زیادہ ذکر کرو

اس کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ کو بہت زیادہ یاد کرو۔

یاد کرنے کا کیا معنی ہوا؟

بخاری شریف میں حدیث قدسی ہے۔

من ذکرنی فی نفسہ ذکرتہ فی نفسی

ترجمہ: اللہ پاک فرماتے ہیں کہ جو مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے ...... میں اللہ بھی اسے اکیلے اکیلے یاد کرتا ہوں۔

ومن ذکرنی فی ملاء ذکرتہ فی ملاء خیر منہ (الحدیث)

ترجمہ: اور جو مجھے بھرے مجمع میں یاد کرتا ہے میں اسے اس سے بھی بھلے مجمع میں یاد کرتا ہوں ...... تو ذکر کا معنی ہوا یاد کرنا۔

قرآن میں آرہا ہے، فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لاتعلمون

ترجمہ: اگر تم مسئلہ نہیں جانتے ہو تو ان سے پوچھو جن کو یاد ہو۔

ذکر کا ایک معنی تو ہوا یاد کرنا ...... اور اس کا دوسرا معنی نصیحت بھی ہے۔

وماھو الاذکر للعالمین (القرآن)

یہ بھی قرآن میں آگیا ہے۔

مولانا محمد زکریا صاحبؒ کو دونوں معنی آتے تھے ...... اور اعتراض کرنے والے کو یعنی غیر مقلد کو ایک آتا ہے۔

خدا کی قسم ☆ میں نے تفسیریں اٹھا کر دیکھیں

☆ میں نے جلالین کا حاشیہ دیکھا

☆ تفسیر کشاف دیکھی

☆ زاد المسیر دیکھی

☆ تفسیر قرطبی دیکھی

☆ اور تفسیر بحر محیط دیکھی
☆ روح المعانی دیکھی
☆ تفسیر مظہری دیکھی
☆ تفسیر کبیر دیکھی

سب کے اندر یہی لکھا ہوا ہے ..... سهل الله للحفظ

اللہ پاک فرماتے ہیں کہ ہم نے اس کو حفظ کے لئے آسان کر دیا (القرآن)

دعائے مصطفی ﷺ

مولانا محمد زکریا صاحبؒ نے قرآن کے اندر تحریف نہیں کی ...... اور حضرت ابن عباسؓ جن کو نبی کریم ﷺ نے سینے سے لگایا اور دعا کی .... اور یہ دعا کی

اللهم علمه الكتاب

اے اللہ ان کو قرآن کا عالم بنا دے

وہ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ذکر کا معنی حفظ ہے، مولانا! پھر تو اس کا مطلب یہ ہے اگر حضرت مولانا محمد زکریا صاحبؒ نے تحریف کی ہے تو فتویٰ تو حضرت ابن عباسؓ پر لگے گا اور حضرت ابن عباسؓ نے قرآن کی تفسیر پڑھی ہے نبی پاک ﷺ سے تو آپ فتویٰ کس پر لگائیں گے؟ نبی پاک ﷺ پر العياذ بالله

میں اسی واسطے کہتا ہوں جو لوگ فضائل اعمال پر اعتراض کرتے ہیں ..... سب سے پہلے ان کو علم حاصل کرنا چاہیے ..... متعدد کتابیں دیکھنی چاہئیں۔

کہیں ایسا نہ ہو ...... کہ جو فتویٰ مولانا محمد زکریا صاحبؒ پر لگاتے ہیں وہ

ڈائریکٹ جا کر صحابہ کرام پر لگ جائے۔

مزیے دار لطیفہ

بات کو سمجھانے کے لیے ایک واقعہ سناتا ہوں .... ایک تھا پیر وہ کسی بستی میں چلا گیا..... اور کسی مرید کے گھر جا کر سو جاتا ہے..... اوپر سے مرید آتا ہے اور اپنے پیر صاحب کی ٹانگ کو دبانا شروع کر دیتا ہے...... اوپر سے دوسرا مرید جو کہ اسی بستی میں رہتا ہے آیا ...... لیکن یہ دونوں پیر بھائی آپس میں ناراض ہیں ...... اس دوسرے مرید نے جب دیکھا کہ پیر صاحب سوئے ہوئے ہیں ...... اور اس کے گھر میں ہیں جس سے میرا بول چال ہی نہیں ہے ...... بہر حال تھوڑی دیر سوچ کر اندر آ کر پیر صاحب کی دوسری ٹانگ کو دبانے لگ جاتا ہے ..... پیر صاحب کی دونوں ٹانگیں قریب قریب ہیں ..... اسکا ہاتھ تھوڑا سا اس کی ٹانگ کو ...... یا اس کا ہاتھ تھوڑا سا اس کی ٹانگ کو لگ جاتا ہے ...... اس نے زور سے اس کی ٹانگ کو مکہ مارا کہ تو نے میری طرف والی ٹانگ کو ہاتھ کیوں لگایا ہے...... جب اس نے مکہ مارا تو اس نے چھری نکالی کہ میں وہ ٹانگ کاٹوں گا ..... اس نے کلہاڑی اٹھالی کہ میں وہ دوسری ٹانگ کاٹوں گا۔

پیر صاحب مریدوں کی لڑائی دیکھ کر ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ ناراضگی تمہاری اپنی ہے میری ٹانگ کو نہ کاٹو .... وہ کہتا ہے پیر صاحب ...... آج جو کچھ مرضی ہے ہو جائے ...... آج میرے شریک کی ٹانگ ہے تمہاری نہیں ...... میں ضرور کاٹوں گا۔

تمہارا نفع ہو یا نقصان ہو ...... میں نے ضرور کاٹنی ہے آج یہ میرے شریک کی ٹانگ ہے۔

او خدا کے بندے! فضائل اعمال کے اندر جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے فرامین ہیں..... اس کو شریک کی ٹانگ سمجھ کر تردید نہ کر

اب دیکھو طحاوی شریف کے اندر نبی کریم ﷺ کے فرامین ہیں اس کو شریک کی ٹانگ نہ سمجھو

اسی طرح جو کتابیں ہمارے علماء اکابر نے لکھی ہیں.... ان کے اندر بھی نبی پاک ﷺ کے فرامین ہیں..... ان کو شریک کی ٹانگ نہ سمجھو

آپس کے اندر جو اختلاف ہے ...... اس اختلاف کی وجہ سے نبوت کے فرامین کا انکار نہیں ہونا چاہیے

ایک اور اعتراض

یہ اگلے اعتراض کچھ ایسے ہیں جن کو سمجھانے سے پہلے میں ایک کلیہ سمجھاتا ہوں۔

کرامت کیا ہوتی ہے

مولانا محمد زکریا صاحبؒ نے اپنے والد کی شان اور عظمت کو صحابہؓ سے بڑھا دیا ہے۔

کس طرح اپنے والد کی شان کو صحابہؓ سے بڑھایا؟

وہ لکھتے ہیں کہ میرے والد صاحب ابھی بچپن میں تھے ..... ان کا دودھ نہیں چھوٹا تھا کہ انھوں نے ایک پاؤ پارہ یاد کر لیا تھا.... کسی صحابیؓ نے پاؤ پارہ یاد نہیں کیا تھا؟

جب کسی صحابیؓ نے پاؤ پارہ یاد نہیں کیا..... تو مولانا زکریا صاحبؒ کے والد نے کس طرح کر لیا..... یہ تو صحابہؓ سے بھی آگے نکل گئے؟

معجزات بھی برحق ہیں ...... اور بزرگوں کی کرامات بھی برحق ہیں اور یہ معجزات اور کرامات کے اندر جو لوگ ٹھوکر کھاتے ہیں ...... جیسے سرسید احمد خان ...... انھوں نے ٹھوکر اس وقت کھائی ہے جب اسلام کے نظریہ کو نہ سمجھ سکے۔

اسلامی نظریہ

کرامات اور معجزات کے اندر ہاتھ ولی اور نبی ﷺ کا ہوتا ہے اور پیچھے ساری طاقت رب ذوالجلال کی ہوتی ہے یہ ہمارا نظریہ ہے .... یہ اہل سنت والجماعت ..... اہل اسلام کا نظریہ ہے

عیسائیوں کا نظریہ

اور عیسائیوں کا نظریہ یہ ہے کہ معجزات اور کرامات کے اندر ہاتھ نبی اور ولی کا اور طاقت بھی نبی اور ولی کی ..... جب طاقت نبی ولی کی دیکھیں گے ..... تو ہر معجزے اور کرامات کے اندر انہیں شرک نظر آئے گا۔

اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کرتے ہیں ...... اور عیسیٰ علیہ السلام نے بھی زندہ کیے تو شرک تو ہو گیا ...... اسی طرح ...... کوئی ولی کوئی ایسی کرامات دکھا دیتا ہے۔

تو ہم کہتے ہیں کہ اگر یہ ولی کا فعل سمجھیں گے تو شرک نظر آئے گا۔

معجزہ کی تعریف

ہمارا اہل اسلام کا نظریہ یہ ہے .... کہ انگلی اٹھانا امام الانبیاء ﷺ کا کام تھا ... لیکن چاند کے دو ٹکڑے کرنا یہ حضور ﷺ کا کام نہیں ہے ...... یہ رب ذوالجلال کا کام ہے قم باذن اللہ کہنا ..... یہ موسیٰ علیہ السلام کا کام تھا ...... مردے کو زندہ کرنا

جناب موسیٰ علیہ السلام کا کام نہ تھا بلکہ یہ خدا کا کام تھا۔

پانی پر ڈنڈا مارنا ..... موسیٰ علیہ السلام کا کام تھا ..... لیکن پانی کو برف کے بلاکوں کی شکل میں کھڑا کر دینا یہ اللہ کا کام تھا، جب ہاتھ نبی اور ولی کا ہو ..... اور طاقت ساری اللہ کی ہو ..... اور کام اللہ کرے تو شرک کیسے ہو گیا؟

اور یہ جو کرامات ہوتی ہیں ..... ان کو سمجھنے کیلئے پہلے اہل اللہ کے پاس بیٹھنا چاہیے ..... پھر بعد میں جا کر کرامات سمجھ میں آتی ہیں

عجیب مثال

میں مثال دے کر سمجھاتا ہوں .... اب یہاں آپ کے ہاں رات ہے یا دن؟

(رات ہے)

کوئی تو ایسا ملک ہوگا جہاں اب دن ہوگا ..... اور آپ ریڈیو پر وہ اسٹیشن لگا لیتے ہیں جہاں اب دن ہے ..... وہ خبریں دیتا ہے ..... یہاں سورج نکلا ہوا ہے ..... لوگ بازار میں ہیں ..... لوگ کھیتوں میں جا رہے ہیں ... لوگ یہ کام کر رہے ہیں ..... دن کے اتنے بجے ہیں۔

اپنے مقام کو پہچانو

وہ ساری دن کی خبریں دیتا ہے اور آپکے یہاں کیا ہے؟ (رات ہے)

اور یہاں بیٹھ کر انکی خبریں سننے والا ایک شخص کہتا ہے کہ یہ بڑا پاگل ہے .... بڑا بے وقوف ہے ..... بڑا مشرک ہے ..... بڑا بے ایمان ہے ادھر رات ہے اور وہ دن بتا رہا ہے ..... اس نے جو اعتراض کیا ہے اور اس کو گالیاں دی ہیں اس لیے دی ہیں کہ اس

نے اس کا اور اپنا مقام ہی نہیں پہچانا۔

اگر مقام کو پہچان لیتا تو کبھی اعتراض نہ کرتا ..... کہ وہ کہاں بیٹھا ہوا ہے اور کہاں بیٹھ کر خبر دے رہا ہے ...... اور میں کہاں بیٹھ کر سن رہا ہوں ..... میں بھی کہا کرتا ہوں کہ حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کی کرامت پر اعتراض کرنے والو! پہلے یہ پہچانو کہ مولانا احمد علی لاہوریؒ نے کہاں بیٹھ کر بات کی ہے ..... اور تم کہاں بیٹھ کر سن رہے ہو ..... انھوں نے جہاں بیٹھ کر بات کی ہے وہ روشنی میں تھے ..... اور تم اندھیرے میں ہو ...... اور کہتے ہو کہ ہمیں یہ چیز نظر نہیں آتی ...... اور پھر کہتے ہیں مولانا محمد زکریا صاحبؒ نے اپنے والد کو بڑھا دیا صحابہؓ سے

نماز علی رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہ کا ایک واقعہ ہے ..... اسی فضائل اعمال کے اندر ہے ...... جس کو ہر فرقے والا مانتا ہے .... حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ کے پیر میں نیزہ ٹوٹ گیا تھا ...... اور نکل نہیں رہا تھا درد بہت ہو رہی تھی ..... انھوں نے نماز شروع کی اور نماز کی حالت میں صحابہؓ نے وہ نیزہ نکال لیا ..... اور بعد میں سیدنا علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے تو پتہ ہی نہیں کہ اس کو نکال لیا گیا ہے یا نہیں۔

بتاؤ یہ بات سچ ہے کہ جھوٹ؟ (سچ ہے)

کمال ہے یار ..... ہمارے اوپر تو مچھر بیٹھ جائے تو پتہ چل جاتا ہے ..... ہمارے کان کے قریب مکھی بھوں بھوں کرتی ہے ...... ہمیں پتہ چل جاتا ہے ...... حضرت علیؓ کے علاوہ ایسا واقعہ کسی اور صحابیؓ کا مذکور نہیں ہے۔

تو کیا اس واقعہ سے سیدنا علی المرتضیٰ سیدنا صدیق اکبرؓ سے بڑھ گئے؟ (نہیں)
کرامت سمجھنے سے پہلے دیکھنا چاہیے ...... کبھی بڑے شخص کو چھوڑ کر چھوٹے کے ہاتھ پر کرامت ظاہر ہو جاتی ہے۔

قرآن کی بات

میں اس کی قرآن سے مثال دیتا ہوں۔
حضرت زکریا علیہ السلام نبی تھے ...... اور حضرت مریم نبی نہیں تھیں
کلما دخل علیها زکریا المحراب وجد عندها رزقا قال یٰمریم
انیٰ لک هٰذا قالت هو من عندالله ان الله یرزق من یشآء بغیر حساب (القرآن)

ترجمہ: جب آئے زکریا علیہ السلام مریم کے پاس جو ایک خاتون ہے۔
اور ایک کنواری لڑکی ہے .... حیادار ہے .... پاک باز ہے .... پردہ نشین ہے کسی سے واقفیت نہیں ہے ...... باہر نکلتی نہیں ہے کسی سے کوئی تعلق نہیں ہے اور دوسرا اس کے پاس پھل وہ پڑے ہیں ..... جو بازار میں بھی نہیں ہیں، جنکا موسم بھی نہیں ہے۔

☆ جیسے آم آجکل ہیں؟ ...... (نہیں)
☆ انگور آج کل ہیں؟ ...... (نہیں)
☆ عوام کی خاموشی پر حضرت مجمدی صاحب نے فرمایا ..... آپ سب ناراض بیٹھے ہیں۔ اللہ کے بندو! آپ کو مولانا زکریاؒ سے کوئی غصہ تو نہیں ہے؟ (نہیں)
میں تو ان کی صفائی بیان کر رہا ہوں تم سارے کیوں صم بکم عمی ہو گئے ہو

یعنی خاموش کیوں ہو گئے ہو۔ بات یہ ہو رہی تھی ..... کہ آجکل آم اور انگور بازار میں نہیں ہیں ..... کافی سارے ایسے بے موسے پھل ......ایک بچی کے پاس جو حیادار ہو .....باپردہ بیٹھی ہو .....اس کے پاس آپ دیکھ کر حیران نہیں ہونگے ؟ (ہوں گے)

ایسے ہی زکریا علیہ السلام حیران ہیں .... اور حیران ہو کر پوچھتے ہیں ۔

☆ یٰمریم انیٰ لک ھذا

مریم یہ بتاؤ..... یہ پھل کہاں سے آئے؟

بی بی مریم آگے سے جواب دیتی ہیں ۔

☆ قالت ھو من عند اللہ

یہ اللہ کے پاس سے آئے ۔

☆ ان اللہ یرزق من یشآء بغیر حساب

یہ تو تولے بھی جاسکتے ہیں..... یہ تو گنے بھی جاسکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تو بغیر حساب کے بھی عطا کرتا ہے۔

زکریا علیہ السلام نبی ہیں ...... مریم نبی نہیں ہیں ۔

کوئی کہے کہ عجیب تمہارا قرآن ہے کہ مریم کو زکریا سے بڑھا دیا۔ کہ زکریا علیہ السلام کے پاس ......بے موسے پھل زندگی میں ایک مرتبہ بھی نہیں آئے .....اور حضرت مریم کے پاس کیوں آگئے؟

ہم کہیں گے اسی سے پوچھو جو بھیجنے والا ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پر نیزے والی کیفیت طاری ہوتی ہے وہ فرماتے ہیں مجھے پتہ نہیں کہ نماز کے اندر ...... تم نے نیزہ نکال لیا ہے یا نہیں نکالا .... ہماری نماز چونکہ

اس درجے کی نہیں ہے اس واسطے ہم کہہ دیتے ہیں کہ ہمیں جو پتہ چل جاتا ہے انہیں بھی چلا ہی ہوگا ..... ہم اپنی نماز کو ان کی نماز پر ...... اور ان کی نماز کو اپنی نماز پر قیاس کرتے ہیں ناں ناں، وہ علی المرتضےٰ شیر خدا ابن حدر کی نماز تھی ..... ایک مثال اور بھی ہے۔

حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی ہیں کہ نہیں؟ ہیں

اور بعض لوگ یہ کہتے ہیں کرامات بیان نہیں ہونی چاہئیں .... ان کے ساتھ شرک پھیلتا ہے میں کہتا ہوں بیان کرنیکا طریقہ جو نہیں آتا... تو پھر شرک پھیلنا ہی ہے۔

حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف فرما ہیں ..... فرماتے ہیں مجھے بلقیس کا تخت چاہیے۔

یا یہا الملئو ایکم یاتینی بعرشها قبل ان یا تونی مسلمین (القرآن)

ترجمہ: ان کے یہاں مسلمان ہو کر آنے سے پہلے مجھے ان کا تخت چاہیے۔

قال عفریت من الجن انا اتیک به قبل ان تقوم من مقامک (القرآن)

مفہوم: ایک جن بیٹھا تھا..... وہ جن کہنے لگا وہ تخت میں آپ کے پاس سے اٹھنے سے پہلے یہاں لاکر رکھ دوں گا۔

حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں مجھے اس سے بھی پہلے چاہیے۔

قال الذی عنده علم من الکتاب انا اتیک به قبل ان یرتد الیک طرفک (القرآن)

مفہوم: آپ اپنی آنکھیں بند کر کے فوراً کھول لیجئے تخت اس سے پہلے یہاں ہوگا .... اور جب تخت آ گیا تو کہنے لگے۔

هذا من فضل ربی (القرآن) ترجمہ: یہ میرے اللہ کا کمال ہے۔

یہ تخت لانے والے آصف ابن برخیہ حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے.... حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام خود تخت نہیں لائے .... بلکہ ان کا امتی صحابی لایا

کیا صحابی امتی نبی سے آگے نکل گیا؟ (نہیں)

عقل کے اندھوں کو الٹا نظر آتا ہے۔
مجنوں نظر آتی ہے لیلیٰ نظر آتا ہے۔

ہمارے اکابر

☆ مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے انتیس دنوں کے اندر قرآن پاک یاد کیا۔

☆ مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ایک ماہ میں قرآن پاک یاد کیا۔

☆ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے چھ دنوں میں قرآن پاک یاد کیا۔

☆ اور امام ہشام نے تین دنوں میں قرآن پاک یاد کیا۔

☆ اب بھی یہی کہو گے کہ یہ لوگ صحابہ رضی اللہ عنہم سے آگے نکل گئے۔

کرامت: اللہ جس کو چاہے دے دے یہ کسی کی محتاج نہیں ہوتی

نجاشی جس نے نبی پاک علیہ السلام کا کلمہ پڑھا اور فوت ہو گیا..... مشکوٰۃ کے اندر یہ واقعہ درج ہے..... اس کی قبر پر ایک نور کا چراغ اور روشنی تھی.... جو وہاں سے نکل کر آسمان کی طرف جایا کرتی تھی...... صحابہ کرامؓ نے فرمایا کہ اس کو ہم نے دیکھا۔

آپ بتائیں ان کے علاوہ کسی اور صحابیؓ کی قبر سے روشنی نکلی ہے؟......(نہیں)

کیا سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے یہ نجاشی آگے نکل گیا ہے؟....(نہیں)

قبریں معطر

☆ مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی قبر سے خوشبو آئی۔

☆ شیخ موسیٰ خانصاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قبر سے خوشبو آئی۔

☆ شیخ مولانا محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ اسلام آباد والے کی قبر سے خوشبو آئی۔

☆ سید ھی بات ہے میں بھی جلدی ایسی باتیں بلا تحقیق نہیں مانتا ہوں۔

☆ ایک آدمی نے مجھے قسم اٹھا کر بتایا کہ میں شیخ موسیٰ خان صاحب اور مولانا عبد اللہؒ اسلام آباد والے کی قبر پر گیا ہوں مولانا عبد اللہ صاحبؒ کی قبر سے شیخ موسیٰ خانصاحبؒ کی قبر کی بہ نسبت زیادہ خوشبو آرہی تھی۔

☆ مفتی عبدالقادر صاحبؒ اب فوت ہوئے دار العلوم کبیر والے تمام طالب علموں نے مجھے بتایا کہ حضرت کی قبر سے بھی خوشبو آئی ہے۔ لیکن انھوں نے اس خبر کو شائع نہیں کیا اور بزرگوں نے منع فرمایا۔ کہ اچھا نہیں ہوتا..... یہ کرامت آگے نہ پھیلاؤ مناسب نہیں ہوتا..... ہمارے بزرگ تو اس کو چھپاتے ہیں۔

☆ آپ بتائیں کسی صحابیؓ کی قبر سے خوشبو آئی ہے؟ (نہیں)

☆ نبی پاک علیہ السلام کی قبر سے خوشبو آئی ہے؟ (نہیں آئی)

☆ اگر آج کسی کی قبر سے خوشبو آتی ہے تو وہ صحابیؓ اور نبوت سے آگے نہیں گیا کرامت کسی کی محتاج نہیں ہے۔

دعوت انصاف

اتنی مثالیں پیش کرنے کے بعد میں آپ سے پوچھتا ہوں ..... صاحب اولاد

لوگ بیٹھے ہو ..... ڈیڑھ سال میں بچہ بولنے لگ جاتا ہے ..... دو سال یا اڑھائی سال کے اندر دودھ چھڑایا جاتا ہے ..... اگر ایک سال کے اندر کوئی ذہین بچہ اور بطور کرامت کے قرآن پاک کی آخری چھوٹی سورتوں کو یا پاؤ پارہ یاد کر لیتا ہے ..... تو اس میں صحابہؓ سے آگے بڑھنے کی تو کوئی بات ہی نہیں ہے۔

جب جماعت والے جاتے ہیں تو آگے سے یہ کتاب اٹھا کر جی مولانا زکریا صاحبؒ نے اپنے والد محترم کو صحابہؓ سے آگے نکال دیا ہے، ان کی فوقیت بتادی ..... اور مان کو بڑھا دیا ہے ..... لوگو ایسا نہیں ہے۔

قرآن پاک کا معجزہ

میں ظفر وال گیا ہوں ..... وہاں سات سال کی لڑکی ہے ..... اس نے سات ماہ میں قرآن مجید یاد کیا ہے ..... اسی دور کی بات ہے پرانی نہیں ..... اس لڑکی کے باپ نے زمین خریدی ..... خوشی میں آ کر مدرسہ بنایا ..... جس استاد نے بچی کو حفظ پڑھایا تھا اس نے ہمیشہ کے لئے اللہ کے نام پر اس استاد کو وہ زمین وقف کر دی ..... کہ اس نے میری بچی کو قرآن حفظ پڑھایا ہے ..... کہ میری بچی نے سات ماہ کے مختصر عرصہ میں قرآن یاد کیا ہے ..... چھ ماہ میں ..... ایک سال میں ..... پانچ سال میں ..... عموماً بچے قرآن یاد کر لیتے ہیں ..... اگر کسی کو یقین نہ آئے تو میں دارالقرآن فیصل آباد لے چلتا ہوں ..... ہمارے بچوں کو تو 6,5 سال کی عمر تک اپنی امی سے روٹی مانگنی نہیں آتی ..... اور وہاں 6,5 سال کے بچے پورے قرآن کے حافظ ہیں۔

☆ پھر یہ سارے بھی صحابہؓ سے آگے نکل گئے؟ (نہیں)

اے اللہ کے بندو! کچھ سوچو ...... یہ کرامات ہیں کرامات .... ایک اور واقعہ لکھا ہے کہ ایک بزرگ دن اور رات میں ہزار رکعت نفل پڑھتے تھے ...... معترض پھر اس کا حساب لگاتا ہے ..... کہ اتنے گھنٹے .... اتنے منٹ ... اتنے سیکنڈ ..... سارے حساب لگا کر پھر بعد میں کہتا ہے کہ چوبیس گھنٹوں میں ہزار رکعت نہیں ہوتی ..... اس کے لئے تو 33 گھنٹے چاہئیں ..... 24 گھنٹے کے اندر کھانا بھی کھاتا ہے ..... پیشاب پخانہ بھی کرتا ہے۔ دوسری نمازوں کے اوقات بھی ہیں تو یہ کس طرح ہزار رکعت نفل پڑھیں گے؟

یاد رکھو! کرامات جو ہیں وہ ریاضی کے کانٹے پر نہیں تلا کرتیں ..... یہ عقل کے کانٹے کے اوپر نہیں تلا کرتیں۔

نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام معراج کی رات گئے ..... بتاؤ کتنے سال لگا کر آئے

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً

رات کے ایک حصے کے اندر گئے ..... بیت المقدس بھی گئے ..... جنت بھی دیکھی ..... دوزخ بھی دیکھی ...... عرش بھی دیکھا ..... کرسی بھی دیکھی .... صحابہؓ کے محلات بھی دیکھے ..... جہنم کے اندر لوگوں کو جلتا ہوا بھی دیکھا ..... کنز العمال کے اندر حدیث ہے ...... جبرائیل علیہ السلام نے آکر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو یہ جا کر بتاؤ کہ رات میں وہاں وہاں سے ہو کر آیا ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میری قوم میری تکذیب کریگی؟

جبرائیل علیہ السلام آگے سے عرض کرتے ہیں کہ وہ ایک شخص ہے جس کا عرشوں پر نام صدیق لکھا ہوا ہے وہ تمہاری تصدیق کرے گا۔

نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام .... منٹوں .... سیکنڈوں کے اندر آسمان پر گئے اور

سارا کچھ دیکھ کر واپس آ گئے .... اب ہم ریاضی کا حساب لگانے لگ جائیں .... کہ پہلے آسمان تک کا فاصلہ .... دوسرے کا، تیسرے کا، چھوتے کا، پانچویں کا، چھٹے کا، ساتویں کا فاصلہ اتنا اتنا ہے تو یہ ایک رات کے اندر طے ہو ہی نہیں سکتا۔

لوگو!

یہ شخص جھوٹ بولتا ہے اور اپنے عقل کے ترازو پر تول رہا ہے ..... حالانکہ یہ اپنے عقل کے ترازو پر تولنے والا مسئلہ نہیں ہے۔

میں نہیں مانتا

اس کی میں ایک مثال دیتا ہوں ..... شیخ الحدیث حضرت مولانا شیخ نذیر احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ فیصل آباد والے ..... میں نے انکے پاس مشکوٰۃ پڑھی ہے ...... وہ فرمایا کرتے تھے کہ ایک سنار تھا، اس کو کسی نے کہا ..... پتھر کا وزن ہوا ہے سوٹن؟

☆ اس نے کہا میں نہیں مانتا۔

☆ ارے تو کیوں نہیں مانتا۔

☆ اس سنار نے کہا اتنا بڑا پتھر میرے کانٹے میں تل ہی نہیں سکتا۔

☆ ارے گدھے تیرا کانٹا چھوٹا ہے .... پتھر کے وزن کا تو انکار نہ کر۔

☆ اے اللہ کے بندے .... یہ جو کرامات اور معجزات ہوتے ہیں۔

ان کو اپنے عقل کے کانٹے پر نہیں پرکھا جاتا۔

شریعت کے احکام کو اپنے عقل کے کانٹے پر نہیں پرکھا جاتا .... جو لوگ پرکھیں گے تو وہ لوگ ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔

عقل کی پہچان

آپ وضو کر کے آ جائیں اور نماز شروع کریں اور اس حالت میں آپ کی ہوا خارج ہو جائے تو آپ کیا کریں گے؟

دوبارہ وضو کریں گے۔

☆ وضو کے لئے کلی کی ☆ ناک میں پانی ڈالا ☆ چہرے پر پانی ڈالا ☆ سر کا مسح کیا ☆ بازو دھوئے ☆ پیر دھوئے..... یہی کام کیے ہیں نا

توجہ: لیکن جہاں سے ہوا خارج ہوئی ہے اس مقام کو آپ نے پوچھا تک نہیں۔

باقی تو سب اعضاء دھو لیے..... لیکن اس عضو کو نہیں دھویا جہاں سے ہوا نکلی ہے..... حالانکہ عقل کا تقاضا یہی تھا کہ پہلے استنجا کرنا چاہیے تھا۔

آغاز شریعت اور اختتام عقل

جہاں عقل کی پرواز ختم ہو جاتی ہے وہاں سے شریعت کا آغاز ہوتا ہے جہاں عقل کی ساری پینگیں ٹوٹ جاتی ہیں..... وہاں آگے شریعت کا آغاز ہوتا ہے۔

☆ حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا..... عقل دین کے تابع ہے یا دین عقل کے تابع؟

فرمایا کہ عقل دین کے تابع ہے..... اگر دین عقل کے تابع ہوتا تو پیر کا مسح نیچے سے کیا جاتا..... کیونکہ موزے کو گندگی نیچے سے لگتی ہے..... اور مسح اوپر سے کیا جاتا ہے۔

☆ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ دین عقل کے مطابق ہے یا عقل دین کے مطابق؟

فرمانے لگے اگر دین عقل کے مطابق ہوتا تو منی جب انسان کی خارج ہوتی ہے تو غسل واجب ہوتا ہے وہ بھی پلید (منی) ہے۔

اور پیشاب نکلتا ہے اس پر بھی غسل واجب ہونا چاہیے تھا..... یہ بھی پلید ہے۔

دونوں پلید ہیں ...... اس لیے دونوں پر غسل واجب ہونا چاہیے تھا۔

لیکن ایسا نہیں ہے ..... ایک پر تو غسل واجب ہے اور دوسرے کو ویسے دھولو

اگر ہوتا عقل کا تقاضا تو دونوں پر غسل واجب ہونا چاہیے تھا۔

یہ واقعات جو بزرگوں کی کرامات سے تعلق رکھتے ہیں۔

پہلے اسلامی عینک لگانی چاہیے ....اس سے دیکھنے چاہئیں کہ یہ واقعات رونما کرانے والا کون ہوتا ہے؟ (کہو اللہ تعالیٰ)

کیا پیغمبرؐ کا خون ناپاک ھے ؟

آخری اعتراض اور اس کا جواب دے کر میں آپ کی جان چھوڑ جاؤں گا۔

انشاء اللہ! مولانا زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک واقعہ لکھا ہے اور سیرت کی تمام کتابوں میں بھی لکھا ہوا ہے۔ کہ جنگ احد کے موقع پر ایک خول اور کڑا نبی پاک علیہ السلام کی پیشانی میں گھسا اور وہ گہرا تھا نکل نہیں رہا تھا۔ حضرت مالک ابن سنان رضی اللہ عنہ نے چاک لگایا یعنی دانتوں سے پکڑ کر اس کو کھینچا.... دانت تو ٹوٹ گئے لیکن کڑا نکل آیا۔

نبی پاک علیہ السلام نے فرمایا کہ اے مالک ابن سنانؓ تیرے دانت میری وجہ سے ٹوٹے..... جنت میں تجھے خدا اس کا بدلہ دے گا او کما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خون کے قطرے نیچے آئے..... نیچے حضرت مالکؓ یوں منہ کھول کے کھڑے

ہو گئے ..... جتنے قطرے آئے حضرت مالکؓ نے اپنے منہ کے اندر لیے اور نگل گئے اور جو خون بچ گیا زبان لگا کر اس کو چاٹ رہے ہیں۔

مولانا زکریا صاحبؒ نے فضائل اعمال کے اندر یہ واقعہ لکھ کر جرم کیا ہے؟

سوال اٹھاتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ کو یہ مسئلہ یاد نہیں تھا۔

انما حرم علیکم المیتۃ والدم

خون تو حرام ہے اور صحابیؓ خون کو چاٹ گئے ہیں خون کو پی گئے .... اور پھر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کے خلاف ایک امر ہوتے ہوئے دیکھا ... اور پھر منع نہیں کیا...... یہ واقعہ ہے ہی نہیں ..... یہ تمہاری (کتاب) فضائل اعمال میں کہاں سے آیا۔

دو مسئلے ہیں

ایک تو یہ واقعہ ہے اور یہ کس کس کتاب کے اندر آیا ہے۔

میں عرض کرتا ہوں یہ واقعہ اکیلے مولانا زکریا صاحبؒ نے اپنی طرف سے نقل نہیں کیا..... بلکہ

☆ مستدرک حاکم ج 3 ص 554 پر امام حاکمؒ نے لکھا۔

☆ سنن کبریٰ بیہقی ج 7 ص 67 پر امام بیہقیؒ نے لکھا۔

☆ اور مجمع الزوائد ج 8 ص 346 پر علامہ ہیثمیؒ نے لکھا۔

☆ اور حلیۃ الاولیاء کے اندر بھی یہ واقعہ موجود ہے۔

☆ ابن عساکر کے اندر بھی موجود ہے اور مختلف حدیث کی کتابوں کے اندر بھی یہ واقعہ موجود ہے۔

نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کا صحابہؓ نے خون بھی پیا ہے اور آقا علیہ السلام کا پیشاب بھی پیا ہے..... میں لڑائی نہیں کرتا ...... اور کبھی بھی کچی بات پیش نہیں کرتا .... جب تک کہ اپنی تسلی نہ کرلوں۔

الحمدللہ چاروں فقہ ☆ فقہ حنفی ☆ فقہ مالکی ☆ فقہ شافعی ☆ فقہ حنبلی چاروں فقہوں کے علماء کہہ رہے ہیں کہ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خون بھی پاک تھا اور آپ ﷺ کا پیشاب اور پخانہ بھی پاک تھا۔

شامی ہماری فقہ کی کتاب ہے اس کو اٹھا لیجئے ج ۱ کتاب الانجاس یہ شامی فتاوی کی کتاب ہے..... یہ ہر مفتی کے سامنے میز پر پڑی ہوتی ہے۔کوئی بھی مفتی اس کو دیکھے بغیر فتوی نہیں دیتا ہے...... اس کی ابتداہی میں علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں... ہم احناف کا مسلک ہے کہ فضلات پیغمبر پاک تھے۔

منح الجلیل فقہ مالکی کی کتاب ہے اس کے اندر لکھا ہوا ہے کہ

کان الاستنجاء للتنظیف والتشریع ..... نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام جب استنجاء کرتے تھے یہ صرف امت کو شریعت بتانے کیلئے تھا..... ورنہ آقا علیہ السلام کے فضلات پاک تھے ...... فقہ شامی، فقہ مالکی اور فتح الباری کے اندر بھی یہی بات آئی ہے...... اور فتح الباری ج ۱ باب الماء الذی یغسل بہ شعر الانسان کے اندر علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا..... کیا لکھا؟

وقد تکاثرت الادلۃ علی طھارۃ فضلات النبی ﷺ لکھتے ہیں کہ اتنے دلائل موجود ہیں کہ میں ان کو شمار بھی نہیں کرسکتا .... اگر کوئی عالم موجود ہو تو اس کو چیک کرنا چاہے تو کرسکتا ہے۔

☆ اور عمدۃ القاری شرح بخاری ج 2 ص 487 علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے اندر یہی لکھا ہے ...... کہ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضلات پاک تھے ...... اور اس پر امت کا اجماع ہے۔

☆ علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے فیض الباری ج 1 صفحہ 25 کے اوپر یہی بات لکھی ہے کہ نبی پاک علیہ السلام کے فضلات پاک تھے ...... بیشک علماء سے پوچھ لیجئے ...... علماء سے اس مسئلے کی تسلی کر لیجئے ...... اب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خون وفضلات کے پاک ہونے میں کوئی شک رہا؟

بالکل نہیں

اور خون تو غیر مقلدوں کے نزدیک پاک ہی ہے ...... انہوں نے تیسیر الباری میں لکھا ہے کہ حیض کا خون نجاست کا خون جو عورت کو ماہواری آتی ہے پاک ہے ...... حیض کے خون کو پاک کہا ...... پیارے آقا کے خون کو ناپاک کہا ...... کمال ہوگئی اے یار ...... کتے کے لعاب اور پیشاب کو پاک لکھا ہے ...... منی کو پاک لکھا ہے ...... انسانی نطفہ کہتے ہیں پاک ہے ...... عورت کے حیض کا خون پاک ہے ...... اور حضور ﷺ کا خون ناپاک ☆ بڑی عجیب بات ہے۔

☆ حضرت مولانا محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک واقعہ لکھ دیا ہے کہ ایک صحابیؓ نے حضور ﷺ کا خون پیا تھا ...... تو اس واقعہ پر فتوے لگ رہے ہیں ...... کہ آپ کی کتاب (فضائل اعمال) کے اندر یہ بات آئی اور کیوں آئی؟

مولانا محمد زکریا صاحبؒ عالم تھے جاہل نہیں تھے ...... اور مولانا زکریاؒ کے سامنے

دنیا کی تمام کتب تھیں۔

☆ فقہ حنفی کی کتابیں

☆ فقہ شافعی کی کتابیں

☆ فقہ حنبلی کتابیں

☆ فقہ مالکی کی کتابیں

☆ ہر فرقے ☆ ہر جماعت ☆ ہر مسلک ☆ ہر مذہب کی کتابیں تھیں۔تب جا کر انھوں نے فضائل اعمال لکھی۔

اشاعت دین کے دو پر

جس طرح پرندے کے دو پر ہوتے ہیں.....اور پرندہ دونوں پروں کے ساتھ اڑتا ہے.....اگر ایک پر ٹوٹ جائے تو وہ پرندہ بےکار ہو جاتا ہے ایسے ہی اشاعت اسلام کے دو پر ہیں۔

☆ ایک پر تبلیغ ہے.....اور دوسرا پر تعلیم ہے

☆ تعلیم مدرسوں میں ہو رہی ہے.....اور تبلیغ تبلیغی جماعت والے کر رہے ہیں.....ان دونوں پروں کے ساتھ دین کی اشاعت ہو رہی ہے۔

☆ تبلیغی جماعت علماء دیوبند کے طرے کا نام ہے۔

☆ تبلیغی جماعت علماء دیوبند کی پگڑی کا نام ہے۔

☆ ہماری آرزو کا نام ہے۔

☆ ہماری عزت کا نام ہے۔

☆ تبلیغی جماعت پر جو اعتراض کرے گا اس کا ہم دو ٹوک جواب دیں گے۔

☆ اس کی طرف جو انگلی کرے گا...... اسکی ہم انگلی کاٹ دیں گے۔

☆ جو اسکے خلاف زبان کھولے گا...... اس کی زبان نکال دیں گے۔

☆ فضائل اعمال کے اندر..... اگر کوئی ضعیف حدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ نے نقل کی ہے..... اگر یہ کتاب قابل تردید ہے تو سب سے پہلے صلوٰۃ الرسول کو کھڈے لائن لگاؤ

☆ پھر ابوداؤد کو کھڈے لائن لگاؤ..... جس کے اندر گیارہ سو سے زیادہ حدیثوں کو ضعیف کہا گیا ہے۔

☆ ابوداؤد و ترمذی، ابن ماجہ، نسائی ان کو ضعیف کہو گے...... اور جب خود تم نے تسلیم کیا...... پھر بعد میں ہم اس کتاب کا بھی سوچیں گے۔ ☆ اب بتاؤ فضائل اعمال ٹھیک ہے یا غلط ہے؟ (ٹھیک ہے)۔

(تین مرتبہ یہی جملہ دہرا کر عوام سے تائید حاصل کرنے کے بعد حضرت نے فرمایا الحمدللہ، اب سب اس کو پڑھا کرو..... اس کا فیض پوری دنیا کے اندر پہنچ چکا ہے..... اور یہ جماعت ہر مقام پر کام کر رہی ہے

مرزا طاہر کی گھبراہٹ

فیصل آباد میں ایک ڈاکٹر صاحب میرے دوست ہیں.... وہ مجھے ملنے کے لیے آئے تو انھوں نے ایک واقعہ سنایا.... وہ کہتے ہیں کہ میرا ایک مرزائی ڈاکٹر دوست تھا میں اس کے ساتھ ایک دن ربوہ گیا (اب اس شہر کا نام حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ

علیہ کی کاوشوں سے بدل کر چناب نگر رکھ دیا گیا ہے) وہاں مرزا طاہر کا بیان تھا.... ایک عمومی بیان اور ایک خصوصی بیان.... باہر عام بیان تو میں نے ڈاکٹر کے ساتھ بیٹھ کر سنا لیکن اس کا خصوصی بیان حال کے اندر تھا.... جب اندر جانے لگے تو دروازے کے پاس سیکورٹی والوں نے روک لیا.... کہ اندر وہی جائے گا جس کے پاس کارڈ ہوگا.... میں نے کہا میرے پاس کارڈ تو ہے نہیں میں اندر کیسے جاؤنگا.... میں تو ان کی خصوصی گفتگو سننا چاہتا ہوں.... تو اس ڈاکٹر مرزائی دوست نے کہا کہ یہ لو میرا کارڈ اور اندر چلے جاؤ.... میں باہر رہ جاتا ہوں.... اب وہ مسلمان ڈاکٹر اندر چلا گیا.... یہ واقعہ اس مسلمان ڈاکٹر نے مجھے خود سنایا ہے.... کہتا ہے کہ خصوصی بیان کے لئے مرزا طاہر کھڑا ہوا اور بیان شروع کیا کہ مجھے مسلمانوں کی تمام جماعتوں کا نام لیکر کہتا ہے کہ فلاں فلاں فلاں جماعت سے کوئی خطرہ نہیں ہے.... اگر خطرہ ہے تو مجھے صرف اکیلے اسی تبلیغی جماعت سے ہے.... یہ بات مرزا طاہر نے کی

☆ اب تو مر گیا مردود.... نہ فاتحہ نہ درود

☆ ایک آدمی نے وہاں کھڑے ہو کر کہا کہ حضرت یہ تو کسی کو بھی کچھ نہیں کہتے؟

☆ مرزا طاہر نے کہا میرا سب سے زیادہ نقصان یہی جماعت والے کر رہے ہیں۔

☆ میں ارادہ کرتا ہوں کہ غیر ممالک کے اندر کہ فلاں ملک، فلاں شہر، فلاں گاؤں، فلاں بستی میں، میں اپنا جا کر مرکز قائم کروں.... میں جہاں اور جس ملک میں پہنچتا ہوں.... تو وہاں یہ لوگ بستر لے کر پہلے پہنچے ہوتے ہیں.... اور ایک کھڑا ہو کر یہ کہتا ہے کہ

حضور ﷺ کی ختم نبوت کے صدقے یہ دعوت والا کام ہمیں ملا ہے..... یہ ختم نبوت کا ڈنکا پہلے بجا رہے ہوتے ہیں میں وہاں کیا کروں۔ **شیراو کاڑوی زندہ باد**" ایک شخص نے مولانا محمد امین اکاڑوی زندہ باد کا نعرہ لگایا تو حضرت فرمانے لگے "ہم تو ان کو زندہ باد ہی مانتے ہیں اسی وجہ سے ان کو زندہ باد کہہ رہے ہیں..... انکی اگلی برزخی زندگی شروع ہو چکی ہے وہ زندہ باد ہی ہیں..... بہر حال مرزا طاہر کہتا ہے جہاں بھی میں جانے کا ارادہ کرتا ہوں..... وہاں یہ لوگ پہلے پہنچ چکے ہوتے ہیں..... ایک ساتھی مجھے ملنے کے لئے میرے پاس آیا..... وہ کہنے لگا..... پیر پگاڑا کو ہم ملنے کے لئے اس کے پاس چلے گئے..... پیر پگاڑا کہنے لگا کہ پہلے یہ بتاؤ تم پیدا کہاں ہوتے ہو؟

میں جہاں بھی جاتا ہوں ادھر تم ہی ملتے ہو..... جیسے برساتی چیونٹے نکلتے ہیں اسی طرح تم وہاں پھر رہے ہوتے ہو..... تم پہلے ہی زمین سے نکلتے ہو..... آسمان سے آتے ہو..... تم کہاں بنتے ہو؟

انھوں نے کہا کہ ہم تو دعا لینے کے لئے آئے ہیں..... دوستو اور بزرگو! یہ جماعت لوگوں کو اعمال کی ترغیب دے کر اعمال کے اوپر لگا رہی ہے بے نمازوں کو نمازی بنا رہی ہے..... جن کی داڑھیاں نہیں ہیں... وہ جماعت کی برکت سے داڑھی رکھ لیتے ہیں..... خود تو وہ عالم نہیں بن سکتے لیکن جو جماعت کے ساتھ وقت لگا کر آتا ہے اپنے بچوں کو مدرسے کے اندر ضرور داخل کرواتا ہے۔

☆ بتاؤ یہ بات صحیح ہے کہ نہیں..... (صحیح ہے)

☆ پھر تو اس جماعت کی مخالفت کرنی چاہیے؟ (نہیں)

☆ پھر تو اس جماعت کو مساجد میں آنے سے روکنا چاہیے؟ (نہیں)

☆ کم از کم یہ اعلان تو کر ہی دینا چاہیے کہ ہماری مسجد میں تبلیغی جماعت نہیں آسکتی؟ (نہیں کرنا چاہیے)

یاد رکھو! تبلیغی جماعت کو جو روکے گا ..... دنیا کے اندر بھی ذلیل ہوگا آخرت کے اندر بھی ذلیل ہوگا.... اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین